



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ نَزَلَ إِلَيْنَا الْكِتَابَ



لاہور
مسک
الحق حد
کا داعی

مرکز جمعیت
الحق حد
پاکستان
کراچی

حضور ﷺ
محمد داود غزنوی

حضور ﷺ
محمد اسماعیل سلفی

جلد: 46 ۶ تا ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ 6 تا 12 فروری 2015ء شماره: 05

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

خادم الحرمين الشريفين

شاه عبداللہ

بن عبد العزيز آل سعود

اُمّتِ مسلمہ ایک عظیم رہنمائے محروم ہو گئی!

الملك سلمان

بن عبد العزيز آل سعود



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

تعلیمات نبوی کی روشنی میں کردار و ذمہ داری!

ذرائع ابلاغ

گستاخانہ خاک

آزادی اظہار کی آڑ میں
بے حرمتی و دل آزاری!



قرآن و سنت
کی روشنی میں

- اذان کا جواب!؟
- اذان فجر کا وقت!؟
- نماز باجماعت کی فضیلت!؟

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

اللہ کا ترازو

ارشاد باری ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَوْمِنَ بِالْحَقِّ قَمَنَّ تَقَلَّتْ مَوَازِينُهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (۱) وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ (۲) (الأعراف)

”اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا، پھر جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ٹھہریں گے اور جس شخص کا پلڑا ہلکا نکلا تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کا نظام قائم کر رکھا ہے اور بواسطہ وحی انسانوں کو نظام زندگی چلانے کے اصول و ضوابط بھی عطا فرمائے ہیں لیکن انسان خواہشات نفس کی پیروی میں ان اصولوں سے منحرف ہو کر راء حق سے فرار اختیار کرتے ہوئے ظلم و زیادتی اور نا انصافی کی راہ اپناتا ہے، لیکن اللہ نے اس کے ایک ایک عمل کا حساب لینا ہے اور اس عالم الغیب سے کوئی عمل اور کوئی چیز بھی مخفی نہیں۔

آیت مذکورہ میں اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اعمال کو اللہ کے ترازو میں تولایا جائے گا جو ترازو انسان کے بنائے ہوئے ان ترازوؤں اور اصولوں سے بالکل مختلف ہوگا جو فقط دھوکہ اور فریب کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اللہ کا ترازو کسی گناہگار کے پلڑے میں ایک رتی برابر زیادتی نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی نیک انسان کے پلڑے میں کسی نیکی کی کمی کی جائے گی:

﴿وَنُصَبِّحُ الْمَوْتِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُفْلِكُمْ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۖ وَكَفَىٰ بِهَا حَسِيبًا﴾ (۱) (الانبیاء)

”قیامت کے دن ہم تولنے والے ترازو کو درمیان میں لا رکھیں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے حاضر کر دیں گے اور حساب کے لیے کافی ہیں۔“

﴿مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (۲)

(الزلزال)

”پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

جبکہ کامیابی اسی کا مقدر ہوگی جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا نکلا وہ اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی وجہ سے گھائے میں رہے گا۔ کیسی کامیابی اور ناکامی؟ اس کی وضاحت بھی قرآن نے کر دی:

﴿فَأَمَّا مَنْ تَقَلَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۖ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمَّةٌ هَاوِيَةٍ ۖ وَمَا أَزَلُّ مَا هِيَّةٌ ۖ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ (۱) (القارعة)

”پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ دلدل پسند آرام کی زندگی میں رہے گا لیکن جس کے پلڑے ہلکے نکلے اس کا ٹھکانہ ہادیہ ہے اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ (ہادیہ) کیا ہے؟ وہ تند و تیز آگ ہے۔“

انسان محاسبہ نفس کی خاطر اگر ذہن میں محض اس ترازو کا تصور ہی رکھ لے تو وہ اپنے دامن کو بہت سارے گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

برائی سے روکنے کی تاکید

اَعَنِ ابْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ، فَلَا يُغَيِّرُوا، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُمُوتُوا." (ابوداؤد)

سیدنا ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس قوم میں کوئی ایسا شخص ہو جو ان کے سامنے برائیوں کا ارتکاب کرتا ہو اور وہ اسے برائی سے روکنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں مگر وہ اسے نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے پہلے پہلے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔“ (ابوداؤد)

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایسا فریضہ ہے جو کسی وقت بھی ساقط نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اس فریضے کو انجام دے۔ اس ضمن میں رعایت موجود ہے معافی نہیں۔ مثلاً جو شخص ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ زبان سے روک دے اور اگر زبان سے روکنا بھی ممکن نہیں تو اس برائی کو دل سے ضرور برا جانے تاکہ کم از کم برائی کے خلاف نفرت تو پیدا ہو لیکن اگر دل میں برائی کے خلاف نفرت بھی پیدا نہیں ہوتی تو ان کا شمار بھی برائی کرنے والوں کے ساتھ ہوگا اور جو سزا برائی کرنے والوں کو ملے گی وہی سزا برائی سے نفرت نہ کرنے والوں کو مل کر رہے گی۔

مذکور بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایسی قوم کا ذکر فرمایا ہے جن میں کوئی شخص برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ لوگ اسے برائی سے روکنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں مگر کسی مصلحت کے پیش نظر اسے برائی سے نہ روکیں تو اس کی برائی کا وبال پوری قوم پر پڑتا ہے جس کے نتیجے میں پوری قوم اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ برائی کی دو اقسام ہیں: ایک قسم یہ ہے کہ جن کاموں سے اللہ اور رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے ان کو کیا جائے اور دوسری قسم یہ ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے ان کو چھوڑ دیا جائے۔ مثلاً نماز چھوڑنا برائی ہے اور ادا کرنا نیکی ہے اسی طرح دوسرے نیک کام ہیں۔ آج کے دور میں ہمارے معاشرے کی حالت یہ ہے کہ نیکی کے کاموں سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور برائی کا ارتکاب بڑے دیر انداز انداز میں کیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں ہر مسلمان فرد پر بھلائی کی ترغیب اور برائی سے نفرت کے لیے محنت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ اگر لوگ اپنے اس فریضے کو چھوڑ دیں تو اللہ کا عذاب ان کا مقدر بن جاتا ہے۔ عذاب الہی سے بچنے کے لیے ہر مسلمان کو اپنے حلقہ اثر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کوئی شخص برائی کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو برائی کو دل سے برا جان کر اپنے آپ کو عذاب الہی سے بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔

محسن پاکستان..... شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا انتقال پر ملال!

عالم اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص ۲۳ جنوری ۲۰۱۵ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو محسن پاکستان خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی خبر وفات بڑے حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۹۱ برس تھی۔ چند ہفتوں سے وہ نمونہ کے عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ آخر وہ وقت آمینجا جو ہر نفس کے مقدر میں ہے اور جس میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر و تعجل نہیں ہو سکتی۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ نے شاہ عبداللہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”ان کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم محسن سے محروم ہو گیا ہے۔“ حقیقی بات یہ ہے کہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز ایک بالغ نظر عالمی مدبر اعلیٰ پایہ کے منتظم اور عالم اسلام کے عظیم قائد تھے۔ وہ عالمی سطح پر بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں انقلابی تبدیلیوں کے لیے کوشاں تھے۔ انہوں نے دنیا بھر میں مذاہب کے مابین ہم آہنگی اور مکالمے کا کچھ متعارف کروایا اور امن و امان کی فضا پیدا کی۔ اسی حوالہ سے مختلف مقامات پر کئی کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ شاہ عبداللہ اپنی قائدانہ صلاحیتوں صلح جوئی اور مغربی دنیا کو اسلامی دنیا کے قریب لانے کی وجہ سے دنیا بھر میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آل سعود کو حکمرانی کا جو سلیقہ اسلام اور قرآن پاک کو دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ اشاعت اور خدمت دین و ملت کا جو مثالی طریقہ اور جذبہ عطاء فرمایا ہے خیر القرون کے بعد اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ حرمین شریفین کی توسیع و تزئین رابطہ عالم اسلامی دارالافتاء اور ملک بھر میں کئی جامعات کا قیام عالم اسلام اور یورپ کے ممالک میں خوبصورت مساجد کی تعمیر سودی نظام کا خاتمہ مسلم اقلیات کے تحفظ کے لیے معاونت دنیا بھر میں مبلغین کی تعیناتی ارضی و سماوی آفات کے وقت متاثرین کی بحالی و تعاون حجاج کرام معتمرین کے لیے سہولتیں اور جدہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے لیے حرمین ٹرین کی تیاری پوری سرگرمی سے جاری ہے۔

اس امر سے کبھی آگاہ ہیں کہ سعودی عرب اسلامی اقدار کے نفاذ کی وجہ سے امن کا گہوارہ ہے۔ جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مرحوم شاہ عبدالعزیز آل سعود کے دور سے ہی مملکت سعودی عرب قرآن و سنت کے مطابق تشکیل پانے والے قوانین سے وابستہ رہی ہے اور آئندہ بھی اس طریق عمل کو جاری رکھنے پر پوری قوت و استقلال کے ساتھ کاربند رہنے کا عزم کیے ہوئے ہے۔ اسلام چونکہ اسلامی مملکت سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی انتظامات و اقدامات کرے اور ان کی بہتری کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت سعودیہ نے عوام کو ٹیکسوں سے زیر بار نہیں کیا۔ انہیں پانی سے بھی سستا پٹرولیم مہیا کیا جا رہا ہے۔ سعودی عرب نے معاشی طور پر بھی بڑی ترقی کی ہے۔ وہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک ہے۔ عالمی سطح پر پٹرول کی قیمت ۲۸ ڈالر فی بیرل ہے مگر سعودی عرب نے پاکستان سے برادرانہ اور دیرینہ تعلقات کی بنا پر ۴۰ ڈالر فی بیرل تیل دینے کا معاہدہ کیا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ جب پاکستان نے میان نواز شریف کے پہلے دور میں ایٹمی دھماکے کیے تھے اور یورپ اور امریکہ نے پاکستان کو بہت سی مشکلات سے دوچار کر دیا تھا اس وقت بھی سعودی عرب نے پاکستانی معیشت کو سہارا دینے کے لیے اسے کئی سال تک تیل مفت دیا۔ حالات بہتر ہونے کے باوجود رعایتی نرخوں پر پٹرول کی فراہمی جاری ہے۔ جب پاکستان میں زلزلہ اور سیلاب کی وجہ سے جانی اور مالی طور پر بڑا نقصان ہوا تاہم متاثرین کو امداد کرنے والے ممالک میں سعودی عرب سرفہرست رہا۔ شاہ عبداللہ رحمہ اللہ نے متاثرین کی امداد کے لیے سعودی عرب میں عوامی سطح پر تحریک شروع کرنے کی ہدایت کی تو مختصر مدت میں اربوں ریال جمع ہو گئے۔

شاہ عبداللہ نے بطور ولی عہد اور فرمانروا کے پاکستان کا چار بار دورہ کیا اور پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا اور کشمیر کے لیے پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کی۔ پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر محترم کا کردار بھی قابل تحسین رہا۔ الغرض سعودی عرب نے اپنے کردار سے ثابت کر دیا ہے کہ بلاشبہ اس کے حکمران اور عوام اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر مسلمان ملک کو مشکل کی گھڑی میں امداد فراہم کرنا اس حدیث پاک کی صداقت کی عملی شکل پیش کرتے ہیں کہ ”تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں کہ جب جسم کے کسی ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے۔“

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سعودی عرب کی حکومت کی داخلی سیاست اور طرز حکومت اسلامی

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

✽ رانا محمد شفیق خاں پسروری
✽ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
✽ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اداریہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 حب رسول قول و عمل کیا تھا..... (خطبہ حرم)
- 10 شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز فی ذمۃ اللہ
- 13 عصر حاضر کا عظیم رہنما
- 14 انسانیت کے بادشاہ..... عبداللہ بن عبدالعزیز
- 16 شاہ عبداللہ کی وفات حسرت آیات
- 17 شاہ سلطان بن عبدالعزیز آل سعود
- 18 اظہار رائے کی آزادی یا دلائل و آراء؟
- 19 ذرائع ابلاغ کا کردار

ادارت سے جاری کیے گئے تمام
ادارتیں مندرجہ ذیل کے نام سے جاری ہیں

بہشت روزہ ”اشاعت حدیث“

پتہ: سیدہ (المنزلہ) (لاہور) (پتہ)

106، راولی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 / 042-37720257

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
ہفت روزہ	535/- روپے
بھرتی ممالک سے	5500/- روپے
نی پرنچ	15/- روپے

بشیر انصاری، پروفیسر ہدیم نے مرکزی جمعیت ملحدیت پاکستان کے لئے ”السریرت ان“ شاہ خالد ٹاؤن قی ٹی روڈ شاہدہ اور سندھ نیچے 106 ریلی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ضابطوں کے تابع ہے۔ اس کا نظام شورائی ہے۔ حاکم وقت ارباب حل و عقد اور علماء و مشائخ سے رہائے اور مشورہ طلب کرتا ہے۔ اس کی روشنی میں سرکاری حکم جاری کیا جاتا ہے۔ آل سعود میں سے جتنے بھی حکمران آئے ان سب کی سعی مشترک اسلامی اقدار کی فرمانروائی فلاحی مملکت کا قیام اور امن و امان کا استحکام ہے جس کے نتیجے میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عدالتوں میں مقدمات کی کوئی بھر مار نہیں۔ یہ سب چیزیں عظیم قربانیوں طویل جدوجہد اور اسلام کی فرمانروائی کا ماحصل ہیں۔

خادم الحرمين شریفین شاہ عبداللہ کی وفات کے بعد ولی عہد سلمان بن عبدالعزيز آل سعود مملکت سعودی عرب کے نئے فرمانروا (بادشاہ) بن گئے ہیں اور شہزادہ مقرن بن عبدالعزيز ولی عہد ہوں گے۔ شاہ عبداللہ کی وفات پر پاکستان کے عوام برادر ملک سعودی عرب آل سعود اور سعودی عوام کے صدمہ میں شریک ہیں۔ نیز وہ دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت نئے شاہ کو ہمت و استقلال کے ساتھ امور مملکت چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شاہ عبداللہ کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم محسن سے محروم ہو گیا۔ امیر محترم

شاہ عبداللہ پاکستان سے گہری محبت رکھتے تھے رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم محسن سے محروم ہو گیا ہے۔ خادم حرمین شریفین کی اسلام اور عالم اسلام کے لیے خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ شاہ عبداللہ پاکستان سے گہری محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جرأت مندانہ فیصلے کیے اور پالیسیاں اپنائیں۔ نائب امیر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ شاہ عبداللہ نے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے حوالے سے کھل کر حمایت کی اور پاکستان کی مدد کی۔ انہوں نے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ مختلف شہروں میں پروفیسر ساجد میر کی اپیل پر شاہ عبداللہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ (میڈیا سیل)

شاہ سلمان بن عبدالعزيز آل سعود کے آنے سے سعودی عرب کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

شاہ عبداللہ کے بعد سعودی عرب میں خلفشار کی باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ نئے فرمانروا شاہ سلمان کے نام امیر محترم کا تہنیتی پیغام

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے سعودی عرب کے نئے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزيز کے نام تہنیتی پیغام میں انہیں فرمانروائی کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ اپنے پیغام میں انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ اپنے پیشرو شاہ عبداللہ بن عبدالعزيز کی پالیسیوں پر قائم رہتے ہوئے چلیں گے۔ شاہ عبداللہ کے بعد سعودی عرب میں خلفشار کی باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض عناصر سعودی عرب کے خلاف روایتی بغض کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ عرب اور اسلامی ممالک کو درپیش مسائل اور چیلنجز سے نمٹنے کیلئے آپس میں قریبی تعاون کو فروغ دینا ہوگا۔ سعودی عرب دنیا بھر میں امن کیلئے مثبت کردار ادا کرتا رہے گا۔ شاہ سلمان بن عبدالعزيز آل سعود کے آنے سے سعودی عرب کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی، سعودی عرب موجودہ سمت میں ہی آگے بڑھتا رہے گا۔

سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزيز کی غائبانہ نماز جنازہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزيز کی غائبانہ نماز جنازہ جتنی چوک لاہور مرکز اہل حدیث میں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سے قبل انہوں نے شاہ عبداللہ مرحوم کی دینی، ملکی اور فلاحی و سماجی سرگرمیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ دین کی اشاعت و تبلیغ، حرمین شریفین کی توسیع و تزئین اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے مجبور اور دکھی انسانیت کے لیے انہوں نے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ شاہ عبداللہ کی رحلت مسلم امہ کے لیے عظیم صدمہ ہے۔ میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب اور سید عتیق الرحمن شاہ نے کہا کہ مرحوم نے عالم اسلام کی جرأت و بصیرت کے ساتھ قیادت و رہنمائی کی۔ انہوں نے سعودی عوام ہی نہیں بلکہ دنیا عالم کی فلاح و بہبود کے لیے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ فیصل افضل شیخ نے شاہ عبداللہ کی غائبانہ نماز جنازہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزيز کی وفات سے امہ ایک عظیم رہنما، مدبر، ہمدرد اور صاحب بصیرت قائد سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کے انتقال سے پاکستان ایک ہمدرد، مخلص اور باصلاحیت عظیم دوست سے محروم ہو گیا۔ دریں اثنا مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام ملک کے مختلف شہروں لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، قصور، ملتان، پشاور، کراچی، کوئٹہ و دیگر میں مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور بعض مقامات پر خادم الحرمين الشريفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزيز کی مغفرت کی دعائیں کی گئیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب و اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران و کارکنان سعودی عوام اور آل سعود کے غم میں برابر کی شریک ہیں اور ان کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

جناب مولانا
ابو محمد عبدالستار احمد
مفت
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان خان سبیل جنرل خان لاہور
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



اذان کا جواب

سوال

اذان کا جواب کس طرح دیا جائے؟ آیا جس طرح مؤذن کہتا ہے ایسی کلمات کو دہرایا جائے یا کچھ کلمات کے جواب میں متبادل الفاظ کہے جائیں؟ وضاحت کرویں۔

جواب

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔“ (بخاری الاذان: ۶۱۱)

جبکہ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کے موقع پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا جائے۔ جیسا کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اذان میں ”حی علی الصلوٰۃ“ کے موقع پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی کو اس طرح کہتے سنا ہے۔“ (بخاری الاذان: ۶۱۳)

ان مختلف روایات کے پیش نظر اذان کے جواب کے متعلق تین صورتیں ممکن ہیں:

① ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا جائے اور باقی کلمات مؤذن کی طرح کہے جائیں۔

② ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ بھی پڑھا جائے اور ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ بھی کہا جائے۔

جمہور علماء امت نے دوسری صورت کو اختیار کیا ہے کہ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا جائے اور باقی کلمات مؤذن کی طرح کہے جائیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انداز بیان سے بھی اسی موقف کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو بیان کیا ہے جس میں اجمال ہے پھر اس کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لائے ہیں جس میں تفصیل ہے تاکہ اس کے ذریعے پہلی روایت کے اجمال کو کھولا جائے۔ چنانچہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں پوری تفصیل موجود ہے۔ (صحیح مسلم الصلوٰۃ: ۸۵۰)

ہمارے رجحان کے مطابق ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کے موقع پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا جائے اور باقی کلمات مؤذن کی اذان کے مطابق کہے جائیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نماز ہی کا کہا جا رہا ہے کہ ”اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنی ظاہری اور باطنی توجہ کے ساتھ راہ راست یعنی نماز کی طرف چلے آؤ اور قیامت کے دن کی نعمتوں کے حصول کی کامیابی کی طرف آؤ۔ تو مناسب معلوم ہوا کہ اس کا جواب بایں طور دیا جائے کہ میں کمزور ہوں تاکہ اس کے متعلق اپنے اندر طاقت نہیں پاتا ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھے بُرائی سے بچنے اور نیکی کی طرف آنے کی توفیق دے تو اور بات ہے۔“ (فتح الباری: ج ۲ ص ۱۲۳)

اذان کے جوابی کلمات کو اگر صدق دل سے کہا جائے تو ایسا شخص یقیناً جنت میں داخل ہوگا جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ اعلم!

اذان فجر کا وقت

سوال

پچھلے دنوں پشاور کے کچھ اہل علم کی طرف سے یہ بات بہت زور سے لہی لگی کہ پنجاب کے اکثر مقامات پر اذان فجر تقریباً اٹھارہ بیس منٹ پہلے دی جاتی ہے انہوں نے اس بات کا عملی مشاہدہ کر کے بتایا کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں فجر کی اذان قبل از وقت دی جاتی ہے شرعی طور پر اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب

شریعت میں روزہ کے لیے سحری کی بندش کو اذان فجر سے وابستہ کیا گیا ہے قرآن کریم میں ہے: ”کھاؤ اور پیو تا آنکہ فجر کے وقت سفید دھاری کالی دھاری سے واضح طور پر نمایاں ہو جائے۔“ (البقرہ: ۱۸۷)

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو مؤذن تھے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سحری کی اذان دیتے اور سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تھے۔ حدیث میں اس امر کی وضاحت ہے کہ سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تاہینا آدمی تھے وہ اس وقت اذان نہیں دیتے تھے تا آنکہ ان سے کہا جاتا کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ (بخاری الاذان: ۶۱۷)

قرآن کریم کے مطابق سپیدہ سحر کے نمایاں ہونے پر اذان فجر دی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ہاتھ کے اشارے سے واضح کیا ہے کہ سپیدہ سحر وہ نہیں جو اس طرح لمبی ہوتی ہے پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھا کر بتلایا کہ یہ صبح کا ذب ہے پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جدا کر کے دائیں بائیں کھینچا کہ یہ صبح صادق ہے۔ (بخاری الاذان: ۵۲۹۸)

ایک روایت میں راوی حدیث زہیر نے اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اوپر رکھا پھر انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا۔ (بخاری الاذان: ۶۱۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی افق کے دائیں بائیں دووں گوشوں میں روشنی پھیل جائے تو صبح ہو جاتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت ایک دوسرے انداز سے کی کہ فجر کی دو اقسام ہیں: ایک وہ صبح ہے جو بھیڑیے کی دم کی طرح بالکل سیدی آسمان میں اوپر چڑھتی معلوم ہوتی ہے اس میں نماز فجر پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔ البتہ سحری تناول کرنے کو حرام نہیں کرتی اور دوسری وہ جو آسمان کے کناروں میں دائیں بائیں پھیل جاتی ہے یہ روزے دار کے لیے کھانے کو حرام کر دیتی ہے اور اس میں نماز فجر ادا کرنا جائز اور حلال ہوتا ہے۔ (مسند حاکم ج ۲ ص ۱۹۱)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان فجر کا وقت یہ ہے کہ جب سپیدہ سحر نمایاں ہو کر مشرقی افق کے دائیں بائیں پھیل جائے رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہلے اذان فجر کے لیے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

کی ڈوبی لگائی گئی۔ چنانچہ ایک صحابیہ عیسہ بنت خبیثہ بیان کرتی ہیں کہ ”میرا مکان مدینہ میں سب سے اونچا تھا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ میرے مکان کی چھت پر چڑھ جاتے اور طلوع فجر کو دیکھتے رہتے جب فجر طلوع ہو جاتی تو آغرائی لیتے اور اذان کہنا شروع کر دیتے۔“ (صحیح ابن خزمہ: ج ۱، ص ۲۱۰) لیکن بعض اوقات سیدنا بلال رضی اللہ عنہ غلبہ نیند کی وجہ سے اذان فجر کہہ دیتے، جس کی بعد میں تلافی کرنا پڑتی۔ (ابوداؤد الاصل: ۵۳۲) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فجر کی اذان کے لیے سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو تعینات فرمایا۔ چونکہ وہ نابینا تھے اس لیے وہ اس وقت اذان دیتے جب انہیں طلوع فجر کے متعلق اطلاع دی جاتی۔ اس ضمن میں ہم دو باتوں کی وضاحت کرنا ضروری خیال کرتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ① سپیدہ سر کا نمایاں ہونا اور فجر صادق کا مشرقی افق کے دائیں بائیں پھیلاؤ ایسا امر نہیں جس کا منٹوں اور سیکنڈوں سے تعین کیا جاسکے ہم نے جو اذان فجر کا وقت مقرر کیا ہے وہ محض اندازے اور تخمین پر مبنی ہے۔
- ② آج کل شہری آبادی میں صبح کے وقت روشنیاں بہت ہوتی ہیں صبح کا کذب یا صبح صادق کا کوئی مشاہدہ نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں محکمہ موسمیات کے کی طرف سے اذان کے لیے اوقات کا تعین کیا جاتا ہے اور اس کے لیے کلینڈر شائع کیے جاتے ہیں ہم نے بھی میاں جنوں اور مضامفات کی سہولت کے پیش نظر اوقات نماز کے لیے ایک دائمی کلینڈر شائع کیا ہے۔

جب ہمارے سامنے یہ سوال آیا تو ہم نے مشاہدہ کے لیے ۱۵ نومبر ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ چولستان جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات ہم نے چولستان میں بسر کی ہمارا بہادپور سے وقت دو منٹ پہلے ہے۔ یعنی اگر ہمارے ہاں صبح صادق پانچ بجکر سولہ منٹ پر ہے تو ضلع بہادپور میں پانچ بجکر اٹھارہ منٹ پر ہوگی۔ اس رات صبح کا مشاہدہ کرنے کے لیے تقریباً ساڑھے چار بجے اٹھے اور ایک مکان کی چھت پر چڑھ کر مشرقی جانب دیکھتے رہے پہلے ایک سفید دھاری مشرقی افق پر نمایاں ہوئی جو طول میں آگے کو بڑھنا شروع ہوئی پھر آدھے پونے گھنٹے بعد نیچے سے روشنیاں نمودار ہوئیں جو دائیں بائیں پھیلتا شروع ہوئیں جب وہ اچھی طرح پھیل گئیں اور مشرقی افق خوب روشن ہو گیا تو اس وقت ہماری گھڑیوں پر پانچ بجکر تیس منٹ ہو چکے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ سوال میں جس مشاہدہ کا ذکر ہے وہ ہمارے مشاہدے کے بالکل خلاف ہے۔ ہمارے ہاں جو اوقات نماز شائع شدہ ہیں وہ ہمارے مشاہدے کے مطابق صحیح ہیں ممکن ہے پشاور اور مضامفات کے لیے سوال میں ذکر کردہ مشاہدہ کارگر ہو لیکن ہمارے پنجاب کے لیے وہ بالکل غلط ہے۔ بہر حال اٹھارہ منٹ پہلے اذان دینے کا مقروضہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

نماز باجماعت کی فضیلت

سوال

نماز باجماعت کی فضیلت مختلف احادیث میں مختلف انداز سے بیان ہوئی ہے بعض میں ستائیں درجے اور کچھ احادیث میں پچیس درجے زیادہ کا بیان ہے۔ آخر احادیث میں اس قسم کا اختلاف کیوں ہوتا ہے؟ پھر نماز باجماعت کی فضیلت کس بنیاد پر ہے؟ قرآن وحدیث میں اس قدر فضیلت اور پھر اس فضیلت میں تفاوت کی کیا وجوہات بیان ہوئی ہیں؟

جواب

جس طرح ہماری اس مادی دنیا میں چیزوں کے خواص و اثرات میں درجات کا فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کی قدر و قیمت اور افادیت میں بھی فرق ہو جاتا ہے اسی طرح ہمارے اعمال میں بھی درجات کا تفاوت ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک نماز باجماعت کی ادائیگی بھی ہے اس کی فضیلت بایں الفاظ بیان کی گئی ہے: ”نماز باجماعت اکیس شخص کی نماز سے ستائیں درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“ (بخاری الاذان: ۶۳۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز باجماعت کی پابندی کرنے والے کو ستائیں گنا زیادہ اجر ملتا ہے۔ اب صاحب ایمان کا مقام یہ ہونا چاہیے کہ وہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس پر دل و جان سے یقین رکھتے ہوئے ہر وقت کی نماز جماعت ہی سے پڑھنے کا اہتمام کرے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بلاوجہ جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا صحیح ہے بلکہ واجب کی فضیلت دوسرے واجب کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: ”جماعت کی نماز اکیس شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“ (بخاری الاذان: ۶۳۶)

نماز پڑھنے والوں کے اخلاص، تقویٰ اور خشوع و خضوع کے تفاوت کی وجہ سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ یعنی درجات کا تفاوت اختلاف احوال پر مبنی ہے۔ درجات کا یہ تفاوت مسجد کے دور اور قریب ہونے کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جتنی مسجد دور ہوگی اس میں نماز پڑھنے کے لیے جانا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ محدثین نے درجات کے تفاوت کی وجہ بھی بیان کی ہے کہ ہر نماز میں پچیس اور فجر وعصر میں ستائیں درجے ہوں گے کیونکہ ان دونوں نمازوں میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ تفاوت نمازیوں کے قلیل و کثیر ہونے کے پیش نظر بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر نمازی کم ہیں تو پچیس درجے اور اگر زیادہ تعداد ہے تو ستائیں درجے زیادہ ثواب ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تفاوت سری اور جہری نمازوں کے لحاظ سے ہو یعنی سری نمازوں (ظہر وعصر) میں پچیس درجے اور جہری نمازوں (مغرب، عشاء اور فجر) میں ستائیں درجے کی برتری ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر پچیس درجات کا بیان ہوا ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے درجات کا اضافہ کر کے ستائیں درجے کر دیا ہو۔ واللہ اعلم!

نماز باجماعت میں فضیلت کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، لیکن یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ باجماعت کے اہتمام میں زیادہ مشقت ہوتی ہے اس لیے اس کی فضیلت بھی زیادہ رکھی گئی ہے۔ محدثین کرام نے بیان کیا ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں ایسی ستائیں فضیلتیں پائی جاتی ہیں جن کی فضیلت کے متعلق الگ الگ احادیث مروی ہیں ان خصلتوں کی تفصیل یہ ہے: ① نماز باجماعت ادا کرنے کی نیت سے اذان کا جواب دینا۔ ② مسجد میں اول وقت پہنچنے کے لیے جلدی کرنا۔ ③ مسجد کی طرف سکون و وقار سے جانا۔ ④ دعا پڑھنے ہوئے مسجد میں داخل ہونا۔ ⑤ مسجد میں پہنچ کر تحیۃ المسجد ادا کرنا۔ ⑥ نماز باجماعت کا انتظار کرنا۔ ⑦ فرشتوں کا اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔ ⑧ فرشتوں کا اللہ کے حضور پہنچ کر نمازی کے لیے گواہی دینا۔ ⑨ اقامت کا جواب دینا۔ ⑩ اقامت کے وقت شیطانی وساوس سے محفوظ رہنا کیونکہ شیطان اقامت کے وقت بھاگ جاتا ہے۔ ⑪ امام کی تکبیر کا انتظار کرنا۔ ⑫ تکبیر تحریمہ میں شمولیت کرنا۔ ⑬ صفوں کے شکاف بند کرتے ہوئے صف بندی کا اہتمام کرنا۔ ⑭ امام کی تسبیح یعنی ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کا جواب دینا۔ ⑮ سہو و نسیان سے محفوظ رہنا۔ ⑯ امام اگر بھول جائے تو اسے ”سبحان اللہ“ کہہ کر آگاہ کرنا۔ ⑰ خشوع و خضوع کی وجہ سے دوران نماز آنے والے خیالات سے محفوظ رہنا۔ ⑱ نماز ادا کرتے وقت مطلوبہ شرعی زینت کا اہتمام کرنا۔ ⑲ ملائکہ رحمت کا انہیں ڈھانپ لینا۔ ⑳ ارکان نماز اور بہترین قراءت کی مشق کرنا۔ ㉑ شعائر اسلام کا اظہار کرنا۔ ㉒ عبادت کے وقت جمع ہو کر شیطان کو ذلیل و خوار کرنا۔ ㉓ صفت نفاق سے سلامت رہنا۔ ㉔ امام کے سلام کا جواب دینا۔ ㉕ پانچ وقت نظم جماعت کو برقرار رکھنا۔ ㉖ امام کی قراءت کو توجہ سے سننا۔ ㉗ آمین بالجہر کہنا۔

یہ ستائیں خصلتیں ایسی ہیں کہ انفرادی طور پر ان کی فضیلتیں احادیث میں بیان ہوئی ہیں اور یہ تمام خصلتیں نماز باجماعت کے اہتمام میں اجتماعی طور پر پائی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم!

حُبِّ رسول ﷺ قول و عمل کے ساتھ

جناب محمد عاطف الیاس ————— (نظر ثانی) ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر



اما بعد:

وہ بہترین وصیت جو میں خود کو اور آپ سب کو کر سکتا ہوں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت ہے۔ اللہ کا تقویٰ دنیا میں مومن کا زادراہ، آخرت میں نجات اور بلندی کا سامان ہے۔ تقویٰ کے ذریعے ہی رزق کی امید لگائی جاتی ہے۔ اسی کے ذریعے تنگیوں دور کی جاسکتی ہیں۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: 2، 3)

”جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا

کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جہر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو شخص اللہ سے ڈرے اُس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔“

اے بندگانِ خدا! اللہ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ایسے جذبات عطا فرمائے ہیں کہ جن سے انسان قربِ الہی کے زیون پر چڑھتا جاتا ہے۔ مگر ان جذبات کا حقیقی فائدہ صرف اور صرف ان کے صحیح استعمال کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ ان کا حقیقی فائدہ محبتِ الہی کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی محبت کہ جس میں محبتِ رسول ﷺ، محبتِ الہی سے الگ نہ کی جائے۔ ایسی محبت کہ جس کی عکاسی انسان کا ہر قول، عمل اور خیال کرتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت، محبتِ الہی کا لازمی تقاضا ہے۔ جو نبی ﷺ سے محبت نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے بھی محبت نہیں کرتا۔ چاہے وہ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر ساری قسمیں ہی کیوں نہ کھالے کہ وہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ

اللَّهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران)

”اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔“

نبی کریم ﷺ تو آدم کی اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی رحمت ہیں۔ انسانیت پر نازل کردہ نعمت ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

نبی کریم ﷺ تو آدم کی اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی رحمت ہیں۔ انسانیت پر نازل کردہ نعمت ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔“

جس نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ (الفتح: 10)

”اے نبی! جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔“

ان کا حکم درحقیقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء)

”اے محمد! تمہارے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم

کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ اسے سر تسلیم کر لیں۔“

اللہ اکبر! کتنی عظیم ہیں یہ آیات۔ کتنے عظیم ہیں یہ محبت بھرے احکام جو ان آیات میں آئے ہیں۔ جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة)

”ایسے رسول کی کہ جس پر تمہارا نقصان میں پڑنا

شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

اللہ کے بندو! امتِ اسلامیہ کی سر بلندی، قوت، عزت اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح اور غلبہ، ان سب چیزوں کا دار و مدار نبی ﷺ کی محبت پر ہے۔ ایسی محبت جو قول و عمل، ظاہر و باطن سے عیاں ہو۔ جو شخص امتِ مسلمہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسے عزت، ہیبت اور طاقت سے مالا مال پاتا ہے وہ اس حقیقت کا شاہد بن جاتا ہے۔

امتِ مسلمہ کی پستی اور مغلوبیت کی اصل وجہ نبی کریم ﷺ کی محبت میں کمی ہے۔ نبی ﷺ کے راستہ سے دوری ہے۔ نبی ﷺ کی نصرت سے پہلو تہی ہے۔ حد یہ کہ یہ امتِ مسلمہ عقلِ انسانی کو دوجی رہائی پر ترجیح دینے لگی۔ نبی ﷺ کی منقول آیات و احادیث چھوڑ کر دوسروں کی پیروی کرنے لگی ہے۔ اسی وجہ سے سنتِ نبوی ﷺ کی توہین کرنے والوں کے حوصلے بڑھنے لگے یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ کی ذاتِ مبارک کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنا بیٹھے ہیں۔

جو امتِ محبتِ رسول ﷺ میں کمزور نظر آئے، جو امتِ نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ

امتِ نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ

امتِ نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ

امتِ نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ

امتِ نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ

پر جب مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ بات کرنے آئے تو آپ نے جو دیکھا وہ ناقابل بیان تھا۔ فرماتے ہیں:

خدا کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں۔ میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کا حال بھی دیکھا ہے۔ بخدا میں نے کبھی کسی بادشاہ کی اتنی تعظیم ہوتی نہیں دیکھی جتنی محمد ﷺ کی ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! وہ اگر تھوکیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ اور جسم پر ملنے لگتے ہیں۔ جب نبی ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر علی الفور عمل کیا جاتا ہے۔ جب آپ ﷺ وضو کرتے ہیں تو صحابہ بڑھ چڑھ کر پانی سے برکت حاصل کرتے ہیں! جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔

(بخاری)

صلح حدیبیہ کے واقعہ ہی میں مروی ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ ہاتھ بلا ہلا کر بات کر رہے تھے یہاں تک کہ ان کا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو جا چھو تا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ تلوار تھامے کھڑے تھے یہ دیکھ کر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے ہاتھ ہٹاؤ قبل اس کے کہ تم اسے لوٹا نہ سکو یہ سن کر عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

جب نبی مکرم ﷺ مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہرے تو آپ ﷺ نیچے والی منزل میں تھے، جبکہ حضرت ابو ایوب اوپر والی منزل میں۔ جب رات پڑ گئی تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو یاد آیا کہ وہ ایسے گھر کی چھت پہ ہیں کہ جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور یوں آپ ﷺ ان سے نیچے ہیں اس سوچ کا آنا تھا کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے ہند اڑ گئی اور وہ اپنی جگہ پر جامد پڑے رہے۔ ڈرتے رہے کہ کہیں ان کے بلنے سے کچھ گرد

اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! جب تک میں تجھے اپنے آپ سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت آپ مجھے میری جان سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! عراب (تم صحیح مسلمان ہو گئے ہو)۔ (بخاری)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی مدح، آپ ﷺ کی تعریف اور آپ کی تعظیم و توقیر قائم کرنے سے پورا دین قائم ہو جاتا ہے اور ان چیزوں سے کو ختم کر دیا جائے تو سارا دین ختم ہو جاتا ہے۔

ذرا غور کیجئے شیخ الاسلام کے اس قول پر! کیونکہ وہ امت کے حال سے خوب واقف تھے۔ اللہ کے اس ارشاد

امت تو ذلت اور رسوائی کی حقدار ہے۔ امتوں کے تسلط کی حقدار ہے۔ کیوں نہ ہو؟ نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے: ”کوئی شخص تب تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والد، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔“ (بخاری و مسلم)

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكُنْ يَظُنُّكَ اللَّهُ لَلْكُفْرَيْنِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النساء)

”اللہ نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی۔“

جو شخص اس آیت کریمہ اور اس سے قبل بیان کردہ حدیث پر غور کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ جو شخص نبی مکرم ﷺ سے محبت کرنے لگے وہ مومن ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص مومن ہو جائے تو اللہ نے کافروں کے لیے اس پر غالب آنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا۔ چاہے یہ کافر اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں۔

اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! جب تک میں تجھے اپنے آپ سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت آپ مجھے میری جان سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! عراب (تم صحیح مسلمان ہو گئے ہو)۔

کو یاد کیجئے جو نبی ﷺ کے بارے میں نازل ہوا، فرمایا:

﴿وَإِنْ يُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ (النور: 54)

”اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔“

نبی کریم ﷺ کی محبت نہ تو ایسی چیز ہے جو صرف دنیا کے خیال ہی میں ہو، اور نہ اسے اپنانا کوئی ناقابل برداشت مشقت ہے۔ بلکہ یہ تو ایک روحانی کیفیت ہے۔ یہ دلی سکون ہے۔ یہ ایسی سعادت کہ جس کا احساس صرف وہ شخص ہی کر سکتا ہے جو اس نعمت کو پا چکا ہو۔ اس محبت سے پہلو تہی اور اس کی اہمیت میں کی صرف وہ شخص ہی کر سکتا ہے کہ جس کا دل خون کو حرکت میں لانے کے سوا کسی دوسرے کام کا نہ ہو۔ اس کا انکار تو وہی کر سکتا ہے کہ جس کا دل سخت ہو چکا ہو، جو دنیا کا خریدار بن چکا ہو۔ جو اپنا دل نبی ﷺ کی دوری سے بھر چکا ہو۔ اس محبت سے پہلو تہی نہ تو اللہ کے نیک بندوں کی خصلت ہے اور نہ صحابہ کرام کا خاصا۔ (اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آپ ﷺ پر۔)

صحابہ کرام تو نبی ﷺ سے حد سے بڑھ کر محبت کرتے تھے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع

اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ اگر امت نبی ﷺ کی محبت و نصرت میں کوتاہی کے باعث رسوا ہو جائے تو یہ نبی ﷺ کی محبت کو ناپسند کرتی ہوگی، نہیں! یہ سوچ صحیح نہیں۔ حدیث مویٰ رضی اللہ عنہ تو اس محبت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جس میں نبی ﷺ کی بات، ان کا حکم اور ان کی نصرت ہر دوسری شے پر فوقیت رکھتی ہو۔ دراصل مصیبتوں اور برائیوں کی وجہ کمال درجہ کی محبت نہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور)

”رسول اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

نبی کریم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ مجھے میرے نفس کے سوا ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

و غبار نہ اٹھے۔ یا وہ کوئی حرکت کریں تو نبی ﷺ
کو اذیت پہنچے۔ (مسلم)
اللہ کے بندو! ذہن نشین کر لو! عزت، بلندی اور
غلبہ اس طرح کی محبت ہی سے ہی ملتا ہے۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جتنی نبی کریم ﷺ کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی عزت نصرت اور اتنا ہی غلبہ ملے گا۔ اسی طرح جتنی آپ ﷺ کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی ہدایت کامیابی اور نجات ملے گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سعادت دارین کو آپ ﷺ کی پیروی اور اتباع ہی سے جوڑا ہے اور دنیا و آخرت کی تباہی نبی ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی میں رکھی ہے۔ تو ہدایت، امن، کامیابی، عزت، لذتیں، اللہ کی تائید، اس کی دوستی اور دنیا و آخرت کی کامیابی آپ ﷺ کی پیروی کرنے والوں کے لیے ہی ہے۔

اور ذلت و رسوائی، ڈر، گمراہی، نامرادی اور دنیا و آخرت کی بربادی آپ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے ہی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے
 ڈرو! جان چکے ہو تو اب عمل پر
 ثابت قدم رہو۔ توفیق یافتہ تو وہ
 ہی ہے جسے اللہ توفیق عطا
 فرمائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فرمائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ ٥۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ ٦۝﴾ (التوبة)

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو تم
ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر
شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان
لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب
اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی! ان
سے کہہ دو کہ میرے لیے بس اللہ ہی کافی ہے، اس
کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا
اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔“

دوسرا خطبہ

ما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ ذہن نشین کرلو کہ نبی ﷺ کی محبت، ان کی پیروی کیے بغیر محض ایک دعوے کی مانند ہے جو انسان محض زبان سے کرتا ہے اور اس کے حلق سے نیچے اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

بھلا بتاؤ! تکبر کرنے والا جب جانتا ہے کہ نبی ﷺ اللہ کے لیے تواضع کرنے والوں کے سردار تھے تو وہ کس طرح محب رسول ہو سکتا ہے؟

ظالم جب جانتا ہے کہ رسول ﷺ عدل کرنے والوں کے استاد تھے تو وہ کیونکر محب رسول بن سکتا ہے؟

خیانت کرنے والا کیسے محب رسول ہو سکتا ہے؟ چور کس طرح ہو سکتا ہے؟ قاتل کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور اسی طرح فلاں فلاں اور فلاں کس طرح محب رسول ہو سکتے ہیں؟

کیا اولاد آدم کی یہ عار نہیں کہ جانور اور بے جان

گیا تو آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے۔ اس پر وہ درخت رنجیدہ ہوا اور اونٹوں کی طرح رونے کی آوازیں نکالنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس پر دست مبارک پھیرا اور چپ کرایا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔

اگر آپ کو بے جان اشیاء کا سلام عجیب لگے تو یہ واقعہ بھی عجیب ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی بنائی ہوئی ایک چادر یواری میں داخل ہوئے تو ایک اونٹ نظر آیا جو آپ ﷺ کو دیکھتے ہی آبدیدہ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا مالک کون ہے؟ ایک نو جوان انصاری نے کہا: میرا ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس جانور کے معاملہ میں اللہ سے نہیں ڈرتے! جس نے اسے تمہارے سپرد کیا ہے۔ یہ مجھے شکایت کر رہا تھا کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس پر زیادہ بوجھ ڈالتے ہو۔ (مسند احمد و ابوداؤد)

ان جانوروں اور بے جان اشیاء میں آپ علیٰ علیہ السلام کی

تعلیم کن کر انسان کو شرم آنے لگتی ہے
کہ کس طرح یہ سب جاندار وبے
جان نبی ﷺ کا احترام و تعلیم کرتے
تھے اور ہم کس طرح اس تعلیم
و احترام سے قاصر ہیں۔ ہم تو نصرت

رسول ﷺ سے ہٹ گئے ہیں۔ نبی ﷺ کا مذاق اڑانے والوں، سنت نبوی اور شریعت الہی پر حملے کرنے والوں کا ہاتھ پکڑنے سے بھی رہ گئے ہیں۔ یہ کیسی قسمت قلبی ہے جو ہمارے دلوں میں آگھسی ہے؟

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے مسلمانو! یہ لکڑی رنجیدہ ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتی تھی۔ آپ تو اس شوق و جذبہ کے زیادہ حقدار ہو۔

مگر اللہ کے بندو! ان سے ملاقات کا وہ کس طرح شوق رکھے جو ان سے محبت ہی نہ کرتا ہو؟ جو ان کی نصرت ہی نہ کرتا ہو؟ ان کی ملاقات کا طالب کس طرح ہے جو ان کے حکم کو بھاری اور مشکل محسوس کرتا ہو؟

نبی کریم ﷺ کی ملاقات کا جذبہ تو اسی شخص میں پایا جاسکتا ہے کہ جس کا دل آپ ﷺ کی محبت سے بھرا ہو۔ جس کے خون میں محبت نبوی دوڑتی ہو۔ جس کے قلب

شیاء کچھ ذی عقل و شعور انسانوں سے بڑھ کر نبی ﷺ کا
حرام اور تعظیم کرتی ہوں؟

امام مسلم نے اپنی کتاب (صحیح مسلم) میں روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک ایسا پتھر ہے جو بخت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب تک اسے پہچانتا ہوں۔

امام ترمذی، حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کے علاقے میں نکلا۔ کوئی ایسا پہاڑ یا درخت نہیں تھا کہ جس کے پاس سے ہم گزرے ہوں اور اس نے یہ نہ کہا ہو: سلام علیک یا رسول اللہ۔

امام بخاری کی کتاب (صحیح بخاری) میں روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ تاہم جب منبر بنایا

ظالم جب جانتا ہے کہ رسول ﷺ عدل کرنے والوں کے استاد تھے تو وہ کیونکر محب رسول بن سکتا ہے؟ خیانت کرنے والا کیسے محب رسول ہو سکتا ہے؟ چور کس طرح ہو سکتا ہے؟ قاتل کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور اسی طرح فلاں فلاں اور فلاں کس طرح محب رسول ہو سکتے ہیں؟

لسان پر نبی ﷺ کی تعظیم چھائی ہو۔ محبت میں یوں ڈوبا ہو کہ زبان سے یہ الفاظ نکل آئیں:

”میرے باپ، دادا اور میری آبرو آپ ﷺ کی عزت پر قربان ہے۔“

ہمارے رسول ﷺ کا مذاق اڑانے والوں کے مذاق سے، ہٹ دھرم لوگوں کی ہٹ دھری سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے والا! اللہ تعالیٰ نے ان کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ فرمایا:

﴿إِن كُنتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي﴾ (الحجرات)

”تمہاری طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے کافی ہیں۔“

فتح الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سلف صالحین کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب کفار نبی ﷺ کا مذاق اڑانے لگتے تو سلف صالحین جلد آنے والی فتح کی بشارتیں دیتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا ہے:

﴿إِن شَاءَ رَبُّكَ هُوَ الْآبِتُ﴾ (الکوثر)

تمہارا دشمن ہی جڑ سکتا ہے۔

اللہ کے رسولوں کا مذاق اڑانے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ اسْتَفْذَىٰ بُرْسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالْكَافِرِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَفْهِرُونَ﴾ (الانعام)

”اے محمد! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔“

یہ گستاخانہ اعمال تو ہمارا امتحان ہیں۔ ہمارے ایمان کو جانچنے کا میزان ہیں۔ ان کے بعد ہماری کامیابی و کامرانی نصرت نبی ﷺ ہی کی مرہون منت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الأحزاب)

”لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے، وہی

فلاح پانے والے ہیں۔“

میں تو نبی ﷺ کی تعریف اور ان کی ثنائیاں کرنے سے ہٹنے والا نہیں ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اسی عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہوں گا۔ اس جنت میں کہ جہاں نبی مصطفیٰ ﷺ بھی ہوں گے۔ اس تعریف کے ذریعے میں ان کی رفاقت کا امیدوار ہوں۔ اسی دن کے لیے جدوجہد میں لگا ہوں۔

اللہ آپ سب پر رحم فرمائے۔ درود و سلام بھیجو، افضل ترین مخلوق، پاک ترین انسان، محمد بن عبد اللہ پر، جو حوض کوثر والے ہیں، جو شفاعت کرنے والے ہیں۔ ان پر درود و سلام بھیجئے کا حکم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ اور اس حکم میں پہلے اپنا ذکر فرمایا ہے، پھر اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے فرشتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر آپ سب کو (یابھا) کہہ کے پکارا ہے۔ فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

(الأحزاب)

”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔“

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما! اے اللہ! کفر اور کافریں کو ذلیل و سوا کر دے! اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت، اور اپنے مؤمن بندوں کی نصرت اور مدد فرما! آمین!



اظہار رائے کی آزادی

بقیہ

کامیاب شائع کی گئیں ہیں اور ۱۶ مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس نئی گستاخی کا مطلب تو یہی ہے کہ ڈیزہ آرٹ سے زائد مسلمان جاسکے بھاڑ میں۔ آزادی اظہار کی آڑ میں ان کے مذہب و پیغمبر کی اہانت و تحقیر کا سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر مغربی معاشرہ ان انتہا پسندوں کو روکنے میں ناکام رہا تو مسلم معاشرہ بھی دیوانوں اور پروانوں کو نہیں روک پائے گا اور خونریزی کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔

اگر اسلامی ممالک کے سربراہان تشدد کا یہ دروازہ

بند کرنا چاہتے ہیں تو انہیں صرف اسمبلی میں قرارداد مزمت پاس کرنے پر اکتفا کرنے کی بجائے تو بین رسالت کا قانون منظور کروانا ہو گا۔ اختلاف بھلا کر تمام اسلامی ممالک اس حوالے سے یکسو ہو جائیں اور فرانس کے ساتھ تجارتی و سفارتی تعلقات منقطع کر دینے کا اٹلی میٹم دیں یا پھر جس طرح یورپی ممالک کے سربراہ پیرس میں جمع ہوئے اور ۴۰ سربراہان مملکت نے فرانس سے اظہار یکجہتی کے لیے مارچ کیا، اسی طرح ۵۶ اسلامی ممالک کے سربراہان کو حنیوا میں جمع ہونا چاہیے اور یہودیوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچانے کی خاطر ہولوکاسٹ سے متعلق قانون سازی ہو سکتی ہے تو تو بین رسالت ﷺ کا عالمی قانون کیوں نہیں بن سکتا؟ ضروری ہو گا کہ تمام مسلم حکمران ہنگامی بنیادوں پر حنیوا میں جمع ہوں اور اقوام متحدہ کے دفتر کی طرف مل کر مارچ کریں تاکہ پوری دنیا کو پیغام جائے کہ اسلام تشدد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ لیکن اگر اسے روکنا ہے تو اظہار رائے کی آزادی کو مسلمانوں کی آزادی کے لیے بطور ہتھیار روکنا ہو گا۔ اگر حکمران ایکشن نہیں لیتے اور مسلمان اپنے طور پر کچھ کرنا چاہتے ہیں تو خاموشی سے اثر و رسوخ بڑھائیں، یہودیوں کی طرز پر مضبوط لابی بنائیں اور اس طرح کی توہین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جرم عظیم قرار دلوائیں۔ آخر میں مولانا ظفر علی خاں کی رباعی جو مسلمانوں کے پیغمبر اسلام کے ساتھ جذبات محبت کی عکاسی کرتی ہے۔

حج اچھا، نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بیڑہ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

اسلام گڑھ (میرپور) میں اہل حدیث کا نفرنس

21 نومبر بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد گنبدوالی اہل حدیث اسلام گڑھ (میرپور) آزاد کشمیر میں عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حافظ عبدالحمد عامر نائب امیر مرکزیہ نے کی۔ کانفرنس سے حافظ عبدالغفور مدنی نائب مدیر جامعہ علوم اُثریہ جہلم، مولانا قاری اعظم عارف خطیب میرپور، حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی خطیب اعظم جھنگ اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد لاہور نے خطاب کیا۔

خادم الحرمين الشريفين

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود فی ذمۃ اللہ

تحریر: جناب مولانا عبدالملک مجاہد (الریاض)

شامل ہے۔ بلاشبہ لاکھوں لوگوں نے ان کے لیے غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی ہے۔

میں نے ذرا سی دیر کے لیے آنکھیں بند کر لیں اور آل سعود کی تاریخ پر غور کرنے لگا۔ ریاض کے علاقہ پر آل سعود صدیوں سے حکومت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ شاہ عبداللہ کے والد گرامی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے آج سے 115 سال قبل جدید سعودی عرب کی بنیاد رکھی تھی۔ اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوئی شخص ان بدوں کو وحدت کی لڑی میں پرو سکتا ہے۔ یہ بڑا کنھن مرحلہ تھا۔ لوگ ان پڑھ تھے۔ ملک میں بد امنی تھی ججج کو لوٹا جاتا تھا۔ غربت اور افلاس کے ساتھ تو ہم پرستی بھی موجود تھی۔ شاہ عبدالعزیز ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ان تھک محنت اور جدوجہد سے پوری قوم کو متحد کر دیا۔ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع کی۔ ملک میں امن و امان قائم کیا۔ شرعی حدود کو قائم کیا۔ ملک کا دستور قرآن و سنت کو قرار دیا اور اللہ تعالیٰ نے توحید کی برکت سے اس ملک کو تیل کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ حرم مکی میں چار مصلے تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے امت کو ایک امام کے پیچھے نماز کے لیے اکٹھا کر دیا۔ وہ قوم جو منتشر تھی اور غربت و افلاس کی زندگی بسر کر رہی تھی اس شخصیت نے اسے چند سالوں میں دنیا کی ترقی یافتہ قوموں میں شامل کر دیا۔

شاہ عبدالعزیز کے صاحبزادے شاہ سعود، شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد، جمہم اللہ جمعین کے بعد شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے جب زمام اقتدار سنبھالی تو سعودی عرب کو مزید ترقی یافتہ اور جدید بنانے کے لیے اپنی ساری صلاحیتیں وقف کر ڈالیں۔

شاہ عبداللہ مرحوم عالم اسلام کے عظیم رہنما تھے۔ پاکستان کے ساتھ ان کو خصوصی دلی محبت تھی۔ پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم کو جب مشرف حکومت نے ناجائز

ممتاز صنعتکار چودھری فریاد احمد کے گھر میں جمعرات 22 جنوری کو رات گئے تک عشائیہ کی تقریب جاری رہی۔ سعودی عرب میں پاکستان کے نئے سفیر جناب منظور الحق مہمان خصوصی تھے۔ ریاض آنے کے بعد پاکستانی کمیونٹی کے ساتھ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ میں قدرے جلدی اٹھ آیا۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے کہ اہلیہ نے بہت گھبرائے ہوئے لہجے میں بتلایا: مجاہد صاحب! بڑی ہی افسوسناک خبر ہے کہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہنے لگیں: میری ایک دوست نے ابھی مجھے موبائل پر پیغام بھیجا ہے۔ مجھے اعتبار نہ آیا۔ میں نے فوراً دارالسلام کے مشرف جناب محمد المستاز کو فون کیا۔ زبان میرا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ میں خبر کی تصدیق چاہتا تھا۔ ایک دور کی جملوں کے بعد میں اپنی بات نوک زبان پر لے آیا۔ کوئی خاص خبر؟ کہنے لگے: کچھ نہیں بس افواہیں گردش کر رہی ہیں اللہ خیر کرے گا۔ ہماری زبان سے خادم حرمین شریفین کی صحت یابی کے لیے دعائیں جاری ہو گئیں۔ وہ گزشتہ دو ہفتوں سے ہسپتال میں داخل تھے۔ ہر مجلس میں ہر جگہ ہر مقام پر جہاں بھی لوگ اکٹھے ہوتے ان کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعائیں ہوتیں۔ میں اکثر اپنی نچی مجالس میں کہا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں میں بڑی خیر ہے۔ ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رہے۔ ان کی وجہ سے بہت برکتیں ہیں۔ تہجد کی نماز سے پہلے پہلے میرا موبائل خبر کی تصدیق کر چکا تھا۔ میں نے حسرت بھرے انداز میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ہم دونوں میاں بیوی نے شاہ عبداللہ کے بارے میں نیک تمنائیں اور دعائیں شروع کر دیں۔ اہلیہ کہہ رہی تھیں: وہ کتنے خوش قسمت تھے کہ انہیں جمعہ کا دن نصیب ہوا ہے۔ عصر کی نماز کے وقت ان کا جنازہ ہے جو قبولیت دعا کے اوقات میں

مقدمات میں الجھا کر ان کے لیے مشکلات کا ماحول پیدا کر دیا اور میاں صاحب کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا تو شاہ عبداللہ نے جو اس وقت سعودی عرب کے ولی عہد تھے خصوصی دل چسپی لے کر ان کو سعودی عرب بلوایا اور ان کی یہاں شاندار مہمان نوازی کی۔ میاں صاحب ان کی وفات سے ایک روز قبل خصوصی طور پر پاکستان سے ان کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے تھے۔ ان کی وفات پر اہل پاکستان نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور ہمارے قومی قائدین نے کہا: شاہ عبداللہ کی وفات سے پاکستان ایک مخلص اور ہمدرد دوست سے محروم ہو گیا ہے۔ شاہ عبداللہ کا یہ قول کس قدر حقیقت پر مبنی ہے کہ وہ پاکستان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے: دوست بدلے جاسکتے ہیں لیکن بھائی تبدیل نہیں کیے جاسکتے۔ جب پاکستان نے میاں نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں اٹمی دھماکہ کیا اور پوری دنیا پاکستان پر پابندیاں لگا رہی تھی اس وقت وہ ولی تھے جو شاہ فہد کی علالت کے باعث حکومتی معاملات چلا رہے تھے، انہوں نے پاکستان کو مفت تیل دینے کا فیصلہ کیا جس سے پاکستانی معیشت کو بہت سہارا ملا۔

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی عکرائی کو دس برس پورے ہو چکے تھے اور اب ان کی حکومت کا گیارہواں سال چل رہا تھا جب 90 برس کی عمر میں ان کو مالک حقیقی کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ انہوں نے 26 جمادی الثانی 1426 ہجری کو اپنے بھائی شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ آج سعودی عوام اور پوری دنیا کے مسلمان اپنے محبوب قائد کو ان کی شاندار خدمات پر خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ اخبارات نے اس موقع پر خصوصی ایڈیشن شائع کیے ہیں۔ ریڈیو اور سیٹلائٹ چینلوں نے اس مناسبت سے ان کے حالات زندگی اور کارناموں پر مشتمل خاص پروگرام پیش کیے ہیں۔ شاہ عبداللہ اپنے والد ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارہویں بیٹے تھے۔ 1924 میں ریاض میں پیدا ہوئے اور اپنے والد شاہ عبدالعزیز آل سعود سے بہت کچھ سیکھا۔ ان کی تعلیم و تربیت شاہی ماحول میں ہوئی۔ ان کے والد نے اپنی اولاد کے لیے خصوصی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں بڑے بڑے علماء و مشائخ شہزادوں کی تعلیم کے لیے مختص تھے۔ شاہ عبداللہ کی ساری

زندگی حکومتی ذمہ داریوں کو نبھاتے گزری۔ وہ اعلیٰ درجے کے منتظم اور نہایت جفاکش و سختی حکمران تھے۔ لمبے قد اور خوبصورت شخصیت کے مالک شاہ عبد اللہ نے گزشتہ دس سالوں میں اپنے ملک کو خوب ترقی دی۔ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لیے انہوں نے اپنے دور میں تعلیم پر خوب توجہ دی۔ سعودی عرب ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اقتصادی اعتبار سے دنیا کے امیر ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ سعودی عوام کو حکومتی تعاون اور مدد اس طرح ملتی ہے کہ انہیں انڈسٹری لگانے کے لیے بغیر سود کے بیس سال کے لیے قرضہ دیا جاتا ہے۔ جس کی ادائیگی بڑی آسان قسطوں میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی پوری ذمہ داری سے قسطیں ادا کر دے تو حکومت اس کی آخری قسطیں معاف کر دیتی ہے۔ آل سعود کی مضبوط حکومت کا اصل راز اس کی عوام میں مقبولیت ہے۔ وہ اپنے حکمرانوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور بادشاہ بھی اپنے عوام کی بہتری کے لیے ہر وقت سوچتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جہاں پٹرول نہایت سستا ہے۔ شاہ عبد اللہ نے اپنے عوام کی سہولت کے پیش نظر 1427ھ کے آغاز میں پٹرول کی قیمت 90 ہلہ فی لیٹر سے کم کر کے 60 ہلہ فی لیٹر کر دی۔ یہ ان کا نہایت تاریخ ساز فیصلہ تھا۔ ہر چند کہ پوری دنیا میں مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے۔ جس سے سعودی معیشت بھی یقیناً متاثر ہوئی مگر آج بھی اگر دیگر ممالک سے مقابلہ کیا جائے تو سعودی عرب بہت سارے سیکٹرز میں دنیا کا نہایت سستا ملک ہے۔ پٹرول کے رعایتی نرخوں نے ملکی اقتصاد پر مثبت اثر ڈالا اور ٹرانسپورٹ سمیت بہت سے شعبوں میں اشیاء کی قیمتیں کم ہوئیں۔

شاہ عبد اللہ کے دور میں سعودی عرب کی معیشت نے بے حد ترقی کی۔ دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا یہ ملک اقتصادی اعتبار سے بڑا مضبوط ہے۔ جتنا کیش فلو اس ملک میں میسر ہے شاید ہی کسی دوسرے ملک میں دولت کی اس قدر ریل پیل ہو۔

سعودی عرب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہاں حرمین شریفین کا وجود سب سے بڑی نعمت اور باعث برکت ہے۔ دنیا میں کونسا ایسا مسلمان ہوگا جس کا دل حرمین شریفین کے لیے نہ دھڑکتا ہو اور وہ

یہاں کی زیارت کے لیے نہ آتا چاہتا ہو۔ سعودی حکمرانوں نے ہر دور میں حرمین شریفین کی توسیع کو اولیت دی۔ خادم الحرمین الشریفین کہلانے والے شاہ عبد اللہ نے اپنے عہد میں حجاج اور معتمرین کی سہولتوں میں مزید اضافوں کے احکامات جاری کیے۔ انہوں نے ذاتی طور پر ان منصوبوں میں دلچسپی لی۔ اگر مدینہ طیبہ جائیں تو بیچ الغرقہ کی جانب آپ کو حدنگاہ تک مسجد کی توسیع کے اعمال اور ترقیاتی کام نظر آئیں گے۔ جمعہ اور عیدین کے موقع پر مسجد نبوی کے طویل و عریض صحن نمازیوں سے بھر جاتے تھے۔ رمضان المبارک اور حج کے ایام میں پوری دنیا سے ضیوف الرحمن آتے تو شدید دھوپ میں عبادت کرنا مشکل ہو جاتی تھی۔ 1427 ہجری میں شاہ عبد اللہ مدینہ طیبہ گئے تو انہوں نے مسجد کے تینوں اطراف میں برقی سائبان لگانے کا حکم دیا۔ چند ماہ قبل راقم الحروف کو مدینہ طیبہ جانے کا موقع ملا تو اس وقت یہ برقی سائبان کام کر رہے تھے۔ ان کی تنفیذ کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ ان سائبانوں کے نیچے دولاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ بلاشبہ یہ شاہ عبد اللہ کا بڑا عظیم کارنامہ ہے جو یقیناً ان کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ گزشتہ کئی سالوں سے حرم کی توسیع کا کام جاری ہے۔ مروہ کی طرف حدنگاہ تک عمارتوں کو خرید کر انہیں حرم میں شامل کرنے کا منصوبہ جاری و ساری ہے۔ جبل عمر کا منصوبہ ایک تاریخی منصوبہ ہے۔ یہاں پر بھی دن رات کام جاری ہے۔ سعودی عرب کی بڑی بڑی کمپنیاں توسیع حرم میں اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔ شاہ عبد اللہ کی محبت نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ دنیا بھر میں اسلام پھیلتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں میں اسلامی اقدار کی پاسداری بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی اقتصادی حالت پہلے سے کہیں بہتر ہے۔ حج بیت اللہ ان پر فرض ہونے کی وجہ سے بہت بڑی اکثریت حج اور عمرہ کی خواہاں ہے۔ ان کی ہدایت پر کہ مکرمہ میں کئی ایک ماسٹر پلانز پر کام ہو رہا ہے۔

حجاج کرام اور معتمرین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس میں ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ جدہ سے مکہ مکرمہ اور پھر مکہ سے مدینہ طیبہ قریباً ہر حاجی کو جانا ہوتا ہے۔ بعض اوقات جدہ سے مکہ پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک آنے جانے میں بعض اوقات پورا دن صرف ہوتا جاتا ہے۔ شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز

کی ہدایت پر ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت جدہ سے مکہ مکرمہ تک اور پھر مدینہ طیبہ تک ٹرین چلانے کا پروگرام ہے۔ اس منصوبے کو حرمین ٹرین کا نام دیا گیا ہے۔ جلد ہی ان شاء اللہ دنیا کے مقدس ترین شہروں کے درمیان ٹرین چلنا شروع ہو جائے گی۔ جدہ کے ایئر پورٹ سے شروع ہو کر یہ ٹرین پہلے جدہ شہر اور پھر مکہ مکرمہ روانہ ہوگی۔ ریلوے لائن کی دورو یہ پٹری کے ذریعہ مکمل ہو چکے ہیں۔ منصوبے پر کام بھی شروع ہو چکا ہے جس کے مطابق مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک اور جدہ سے مدینہ طیبہ تک ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ اس ٹرین کے چار بڑے اسٹیشن ہوں گے۔ پہلا اسٹیشن کنگ عبد العزیز انرپورٹ دوسرا اسٹیشن جدہ شہر، تیسرا مکہ مکرمہ اور چوتھا مدینہ طیبہ ہوگا۔ تین سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی یہ ٹرین صرف آدھ گھنٹے میں مکہ مکرمہ پہنچ جایا کرے گی۔ مکہ مکرمہ یا جدہ سے مدینہ طیبہ کے لیے حرمین ٹرین 450 کلومیٹر کا فاصلہ صرف دو گھنٹے میں طے کرے گی۔ حرمین ٹرین شرق الاوسط میں سب سے زیادہ تیز رفتار ٹرین ہوگی۔ اس طرح حجاج اور معتمرین کو نہایت محفوظ اور تیز وسیلہ سفر میسر آجائے گا۔

اسی طرح دمام براستہ ریاض جدہ اور مدینہ منورہ تک بھی ریل کی پٹری بچھانے کا کام جاری ہے۔ اگلے چند برسوں میں یہ ٹرین بھی ان شاء اللہ چل جائے گی اور مملکت کے لوگوں اور یہاں کے مقیمین کو ایک بڑی سہولت مہیا ہو جائے گی۔ ریاض شہر میں میٹرو بس سروس اور میٹرو ٹرین کا منصوبہ بھی شاہ عبد اللہ مرحوم کے زرخیز ذہن کی پیداوار ہے۔ ان منصوبوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ ریاض کے باسی جلد ہی ان بسوں پر اور ٹرین پر سفر کریں گے۔

مکہ مکرمہ یا جدہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے راستہ میں پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہاں وادیاں ہیں۔ صحراء بھی ہے۔ فاصلوں کو کم کرنے کے لیے کئی سرائیں اور فلاحی اور پلوں کو بنانے کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ کل 94 نئے پل بنائے جائیں گے۔ اس وقت تک بہت سارے پلوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ان پلوں کی کل لمبائی 10850 میٹر ہوگی۔ سعودی عرب میں ابھی تک اونٹ صحراء میں چرتے ہیں۔ دوران سفر آپ کو دور دور تک صحراء میں اونٹ چرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پہلے بدو پیدل ان

شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کا پہلا خطاب

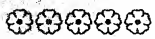
نئے فرمانروا مملکت سعودی عرب شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد فی وی پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان پالیسیوں پر قائم رہیں گے جو سعودی عرب کے قیام سے اب تک چلی آرہی ہیں۔ عرب اور اسلامی ممالک کو درپیش مسائل اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے آپس میں قریبی تعاون کو فروغ دینا چاہیے۔ ہمیں مغربی اور یورپی ممالک کے ساتھ معتدل رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ سعودی عرب دنیا بھر میں امن کے لیے مثبت کردار ادا کرتا رہے گا۔

شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے کہا کہ سعودی عرب کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپس میں اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہونے والے اثرات سے نبرد آزما ہو سکیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتا ہوں تاکہ میں اپنے لوگوں کی امیدوں کے مطابق ان کے مسائل حل کر سکوں۔

کے لیے انہیں بھاری انعامات سے بھی نوازا۔ سعودی عرب کے دشمن اور یہاں کی قیادت رشیدہ سے بغض رکھنے والے بہت سے لوگ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور جیسے ہی کسی بادشاہ کا انتقال ہوتا ہے، وہ افواہوں کے بازار گرم کر دیتے ہیں مگر جب آل سعود وراثت و حکمت سے کام لے کر تمام معاملات کو درست طریقے سے چلاتے ہیں اور ملک وقوم مزید ترقی و کامیابی کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہے تو افواہ سازوں کو منہ کی کھانا پڑتی ہے۔

شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز مرحوم اپنے تمام امور کتاب و سنت کی رہنمائی میں چلا رہے تھے۔ انہوں نے سر زمین حرمین شریفین میں شریعت کا بول بالا کر رکھا تھا۔ مملکت کے ارباب حل و عقد نے بہت اطمینان سے ریاست کے نئے بادشاہ سلمان بن عبد العزیز آل سعود سے بیعت کر لی ہے اور ان کے لیے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شریعت مطہرہ کی روشنی میں تمام ریاستی امور کی انجام دہی کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔ پوری سعودی قوم متحد و متفق ہے اور دشمنان اسلام و دشمنان سعودیہ کے لیے سوائے حسرت و یاس کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

جہاں تک پاکستان کے ساتھ آل سعود اور شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز کے تعلق کی بات ہے تو اس بارے میں بڑی تفصیل سے ان شاء اللہ لکھا جائے گا۔



امن کا گہوارہ ہے۔ حجاج اور معتمرین کی سلامتی سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ حاجیوں کو لوٹنے والی باتیں قصہ پارینہ ہیں اس لیے آئندہ برسوں میں یورپ اور امریکہ سے بے شمار لوگ حج اور عمرہ کرنے آئیں گے۔ حرمین ٹرین کا منصوبہ بلاشبہ تاریخی منصوبہ ہے اور خادم الحرمین الشریفین شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز کا نام صدیوں تک یاد رکھا جائے گا کہ ان کے عہد میں یہ عظیم الشان منصوبے معرض وجود میں لائے گئے۔

سعودی عرب اس دوران W.T.O کا ممبر بنا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان شاہ عبد اللہ کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کر رہے ہیں۔ شاہ عبد اللہ صرف ارض مقدس کے حکمران ہی نہیں تھے بلکہ وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے۔ وہ ایک جنگ بادشاہ، اتحاد امت کے نقیب اور پروقار و بارعب شخصیت کے مالک حکمران تھے۔ مسجد حرام کی توسیع، مطاف کعبہ کی توسیع، صفا و مروہ کے درمیانی حصے کی توسیع، مسجد نبوی شریف کے صحنوں کی توسیع اور حرم شریف کے بلند و بالا میناروں کی تعمیر ان کے ایسے شاندار کارنامے ہیں کہ دنیا انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی۔ شاہ عبد اللہ مرحوم نے اپنے ملک سے دہشت گردی ختم کرنے کے لیے بھی بہت حکیمانہ اور دانشورانہ طریقے اختیار کیے۔ انہوں نے تابع ہو جانے والوں کو نہ صرف معاف کیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی

کے پیچھے بھاگتے تھے۔ اب گزریاں لیے وہ اپنے انوں کا تعاقب کرتے نظر آتے ہیں۔ اوتوں کے گزرنے کے لیے خصوصی طویل چیل بنائے جائیں گے۔ بارش کے پانی کو گزرنے کے لیے 141 پل بنائے جائیں گے۔

وزارت ٹرانسپورٹ نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے مقررہ وقت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس عظیم منصوبہ کو دو بڑے مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چونکہ حرمین ٹرین نے بجلی کی طاقت سے چلنا ہے۔ جس کے لیے بجلی کے کھمبوں کی تنصیب اور ٹیلی فون لائنوں کے بچھانے کا کام بھی جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پٹری بچھانے کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد چھ ماہ تک آزمائشی طور پر ٹرین چلائی جائے گی۔ اس کے بعد یقیناً انتظار کی گھڑیاں ختم ہو جائیں گی اور حجاج کرام بڑے امن و سکون سے جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کا سفر کر سکیں گے۔

سعودی عرب میں حرمین ٹرین کے منصوبے پر عمل درآمد کے لیے کتنی ہی کمپنیاں بنی ہیں۔ کتنے تھنک ٹینک ہیں جو حجاج اور معتمرین کے لیے سہولتیں پیدا کرنے اور مشکلات کم کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ جیسے جیسے مسافروں کی تعداد بڑھتی جائے گی حرمین ٹرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہر آدھ گھنٹہ کے بعد ٹرین چلے گی؛ جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ہر دو گھنٹے بعد حرمین ٹرین روانہ ہوگی۔ اسی طرح حج عمرہ ییزن کے علاوہ عام دنوں میں بدھ، جمعرات اور جمعہ کو اضافی ٹرین چلا کرے گی۔ حج کے ایام میں یہ حرمین ٹرین چوبیس گھنٹے چلا کرے گی۔ مستقبل میں جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہر دس منٹ کے بعد اور مدینہ طیبہ کے لیے جدہ سے ہر گھنٹے بعد حرمین ٹرین روانہ ہوگی۔

حجاج کرام کی تعداد میں سالانہ 1.41% اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح معتمرین کی تعداد میں 3.14% سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت بھی سالانہ کئی ملین حجاج اور معتمرین سعودی عرب آرہے ہیں۔ اگلے پچیس سالوں میں ان کی تعداد دو گنا ہونے کی توقع ہے۔ راقم الحروف کا تجزیہ ہے کہ یورپی ممالک میں بسنے والے تمام مسلمانوں پر حج فرض ہے۔ کیونکہ وہاں پر رہتے ہوئے سفر کے اخراجات کا مہیا کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ سعودی عرب

ایک عظیم
رہنما

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز

حریر: جناب مولانا محمد ابراہیم

منصورہ نیز حجاج کرام کے لیے ہر سہولت مہیا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مدینہ منورہ میں قرآن مجید پر تنگ پریس جو کہ سالانہ 5 ملین قرآن مجید کے نسخے 65 زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کیساتھ لیا بھر میں مفت تقسیم کر رہا ہے جو کہ شاہ عبداللہ کا امت اسلامیہ پر ایک بڑا احسان ہے۔

انہوں نے سعودی عرب کے تعلیمی شعبہ میں انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے محکمہ تعلیم کے لیے 25% بجٹ مختص کیا۔ سعودی عرب میں 32 یونیورسٹیوں کا جال بچھا دیا جہاں اب شرح خواندگی 98 فیصد کی سطح پر پہنچ گئی ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی سب سے بڑی خواتین یونیورسٹی 80 لاکھ مربع میٹر پر قائم کی جس میں اب تک 50 ہزار سے زائد طالبات دینی علوم کیساتھ ساتھ عصری علوم کے مختلف شعبہ جات میں دقت رس حاصل کرنے کے لیے زیر تعلیم ہیں۔

سعودی عرب وہ واحد اسلامی مملکت ہے جہاں پر اسلامی نظام نافذ ہے، وہاں کی عدالتیں قرآن و سنت کے احکامات کے مطابق فیصلے کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑھ خاص ہی رحم و کرم ہے کہ جہاں انتقال اقتدار بغیر کسی اختلاف و جدال کے کچھ ہی گھنٹوں میں عمل میں لایا جاتا ہے۔ شاہ عبداللہ کی وفات کے بعد ان کے بھائی خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اقتدار کو ایک احسن انداز میں سنبھال لیا اور اتفاق و اتحاد کیساتھ سب عوام نے ان کے ہاتھ پر شرعی بیعت کی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا کی مؤثر ترین شخصیت سعودی عرب کے بادشاہ ہونے کے باوجود شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کو جس سادگی اور مسنون طریقے سے عام قبرستان میں ان کی وصیت کے مطابق دفنایا گیا اس پر پوری سعودی عوام اور آل سعود خاندان خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ شاہ عبداللہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو دین اسلام اور حرمین شریفین کی خدمت کرنے کی مزید توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

اٹھاتے اور انکا ہر ممکن تعاون اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ حال ہی میں شام کے مظلوم پناہ گزین عوام جو کہ لبنان، ترکی میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں ان کے لیے پوری پوری بستیاں آباد کیں انہیں کسی بھی سہولت میں کمی کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔ غزہ میں فلسطینی عوام تک ہر قسم کا تعاون پہنچانے میں انہوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آل سعود وہ عظیم خاندان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تقریباً پچھلے تین سو برس سے اسلام کے مقدس ترین مقامات حرمین شریفین خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعمیر و خدمت کا اعزاز و شرف بخشا ہے۔ اس مہارک خاندان کے ہر ایک حکمران نے ایک دوسرے سے بڑھ کر ان مقدس مقامات کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس میں خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ نے وہ تاریخی کارنامے سرانجام دیے جسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اپنے دور حکومت میں حرم بیت اللہ شریف کی توسیع میں تین گنا اضافہ کر دیا جہاں پر اب 15 لاکھ کے بجائے 40 لاکھ افراد بیک وقت اپنی عبادت سرانجام دے سکیں گے۔ جس کے لیے ایک خطیہ رقم 180 ارب ریال کا میزانیہ مختص کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع میں وہ کارنامے سرانجام دیے جسکی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ جہاں پر اب 18 لاکھ کے بجائے 28 لاکھ نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکیں گے۔ اللہ رب العالمین ان کی یہ عظیم خدمات اپنے دربار میں قبول فرمائیں اور یقیناً یہ سب کچھ صرف اللہ تعالیٰ اور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ مسعی صفاء و مروءہ و ہجرات کی تعمیر و توسیع ہو یا مٹی، عرفات اور مزدلفہ کے مابین میٹر وٹرین کا

ایک طرف مغربی دنیا کی اسلام پر یلغار اور آئے روز چارے محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور مسلمانوں کی مقدس کتاب کی بے حرمتی تو دوسری طرف مسلمانوں کے مقدس مقام بیت المقدس پر صیہونیوں کا قبضہ اور اسلامی ممالک پاکستان، افغانستان، شام، عراق، یمن وغیرہ میں بدستور مغربی ممالک کی مداخلت وہاں پر بد امنی اور خانہ جنگی کرانا ان کفار کا روز کا معمول بن چکا ہے۔

جہاں اس وقت امت اسلامیہ ان گنت مشکلات سے دوچار ہے وہاں ان مشکل اور کٹھن حالات میں عالم اسلام کے ایک عظیم رہنما خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا وفات پا جانا امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ لیکن قضاء و قدر پر ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ ہم صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں۔

خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ اپنے والد شاہ عبدالعزیز کے بعد آل سعود کے پانچویں حکمران تھے۔ یقیناً وہ امت اسلامیہ کی وحدت کے ایک عظیم داعی تھے۔ انہوں نے اپنے دور حکمرانی میں بے شمار خدمات سرانجام دیں۔ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ رحمہ اللہ پاکستانی عوام کے غرہم و دکھ میں شریک رہے۔ قدرتی آفات ہوں یا اور کوئی مشکل وقت سعودی حکومت پاکستان کے ساتھ ہمیشہ صف اول میں کھڑی دکھائی دی۔

اس کے علاوہ دنیا بھر میں مظلوم مسلمانوں کے ہمدرد رہے۔ فلسطینی عوام کی حمایت اور فلسطینی جماعتوں کے اتحاد میں اہم کردار کا سہرا بھی خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کو ہی جاتا ہے۔ عالم اسلام میں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم و تشدد ہوا شاہ عبداللہ ان کے حق میں آواز

انسانیت کے بادشاہ

عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

تحریر

حافظ شفیق کاشف

کے سپرد کر دیا جائے اس وقت یہ سب سعودی ٹی وی پر
نہیں چل رہا تھا ان کا یہ فرمان جب متعلقہ لوگوں نے سنا تو
اس منصوبہ کو بروقت عمل کرنے کی یقین دہانی کروادی
گئی۔ مسجد نبوی شریف کے صحن میں سخت دھوپ ہوتی تھی،
بادشاہ اپنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے اور صحن میں
سائے کے انتظامات کا حکم دیا۔ ہر سال حج کے موقع پر
علاات کے باوجود (قصر ضیافہ) منی میں موجود ہوتے
تھے، حج کے انتظامات کی نگرانی کرتے، دنیا بھر کے اسلامی
ممالک کے سربراہان اور وفد کو ملتے اور ان کے اعزاز میں
ظہرانہ دیتے۔ عازمین حج کے لئے رہائش اور قیام و طعام
کے متعلق انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل
کرتے اور حجاج کی نقل و حرکت کے لیے مشاعر مقدسہ اور
جدہ مکہ مدینہ ٹرین کے منصوبے میں گہری دلچسپی رکھتے
تھے۔ یہ ان کی گہری دلچسپی کا ہی نتیجہ تھا کہ آج سعودی
عرب میں ایام حج کے دوران مشرق وسطیٰ کی تیز ترین
ٹرین چل رہی ہے جو صرف آدھے گھنٹے میں حجاجوں کو
جدہ سے مکہ اور 2 گھنٹوں میں جدہ سے مدینہ پہنچائے گی،
انہوں نے سعودائزیشن کا طعنہ سننے کے باوجود غیر ملکی
تارکین وطن کے لئے سعودی عرب میں روزگار کے مواقع
پیدا کیے۔ سعودی جنرل انویسٹمنٹ اتھارٹی کے ذریعے غیر
ملکیوں کو ہزاروں کی تعداد میں اپنا روزگار اور سعودی عرب
میں قیام کے لئے دوسرے درجے کا شہری قرار دیا۔ اس
کے علاوہ کفیل سسٹم کے خاتمے اور اقامہ کی مدت پانچ
سال کرنے کا حکم دیا اور یہ اصلاحات بھی حتمی منظوری کے
لئے وزیر داخلہ محمد بن نائف کے پاس پڑی ہیں جن کی
منظوری سے تارکین وطن کے بچوں کی نہ صرف تعلیم مکمل
ہوگی بلکہ سعودی عرب میں جاری ترقیاتی منصوبے بھی
بروقت مکمل ہوں گے۔

مغربی میڈیا ہو یا سعودی عرب کا کوئی ناقد اور
مخالف، مرحوم شاہ فہد کی رحلت پر بھی غیر حقیقت پسندانہ
تجزیے پیش کرتے تھے اور آل سعود کے حاسدین مخالفین
ان بے بنیاد تجزیوں اور خیالات کے سہارے زبان درازی
کرتے تھے لیکن سعودی عرب کی اعلیٰ کونسل جو خاندان علماء
و مشائخ اور عظیم افراد پر مشتمل ہے نے 1932 سے لیکر آج
تک اس سلطنت کی قیادت کو نہ صرف مستحکم رکھا ہے بلکہ
دشمنان سعودی عرب کو ہر موقع پر محنت ہی اٹھانا پڑتی
ہے۔ شاہ فہد کی رحلت کے بعد شاہ عبداللہ فرماں روا اور

نہ صرف انہوں کو بلکہ انہوں نے غیر مسلموں کو دعوت دی
کہ آؤ مختلف تہذیبوں اور مختلف مذاہب کے ماننے والے
کیسے اکٹھے زندگی گزار سکتے ہیں۔ انہوں نے بین
المداب مکالمے کی راہ ہموار کی اور اپنی سے اس کا
آغاز کرتے ہوئے دنیا کے کئی ممالک کا اس غرض سے سفر
کیا اور ثابت کیا کہ دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق
نہیں اور اسلام نے تمام مذاہب کے احترام کا درس دیا
ہے۔ انہوں نے دنیا بھر میں مساجد و اسلامی مراکز قائم
کرنے کا حکم دیا اور دنیا کی 65 سے زائد زبانوں میں
قرآن کی اشاعت کر کے دنیا کے کونے کونے میں پیغام
ربانی پہنچایا۔ سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض میں اپنی
بہن کے نام پر نورہ بنت عبدالعزیز کے نام سے عظیم
یونیورسٹی قائم کر دی۔

مرحوم شاہ عبداللہ کو جدید ترقی کا بانی اس لئے بھی
کہا جاتا ہے کہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کے ساتھ بھی
موصوف نے اہم ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ وہ اس وقت
نیشنل گارڈ سعودی عرب کے سربراہ بھی تھے اور ولی عہد
بھی، شاہ فہد کی علالت کی وجہ سے اہم ذمہ داریاں بھی
ان کے سپرد تھیں۔ حرمین شریفین کی توسیع اور عازمین حج و
عمرہ کے لئے انتظامات میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔
حرمین شریفین کی موجودہ توسیع جس کا حکم انہوں نے دیا
تھا اس سال مکمل ہونے کو ہے۔ عجیب اتفاق یہ ہے کہ مسجد
الحرام مکہ مکرمہ کا نیا دروازہ باب عبداللہ کی تعمیر ہوتے ہی
شاہ عبداللہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وہ اس منصوبے
کی جلد تکمیل کے لئے بڑے بے تاب تھے۔ 2 سال قبل
جب وہ حرم مکہ میں اس منصوبے کے لئے بخش نفیس
تشریف لائے اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری حکام کے ساتھ
ساتھ اس منصوبے اور حرمین شریفین کے امور کے
انچارج وزیر امام کعبہ شیخ عبدالرحمن السدیس بھی ہمراہ
تھے، کام کی سست رفتاری کو دیکھتے ہوئے حکم فرمایا کہ اگر
موجودہ کمپنی منصوبے میں تاخیر کر رہی ہے تو یہ کام کسی اور

پوری دنیا میں مومن اور عالم اسلام میں خصوصاً یہ خبر
افسوس اور رنج و غم کے ساتھ سنی گئی کہ سعودی فرمانروا مختصر
علاات کے بعد رحلت فرما گئے۔ بانی مملکت سعودی عرب
شاہ عبدالعزیز مرحوم کے بارہویں بیٹے عبداللہ کو بیچپن سے
ہی دین اور عرب کچھر سے گہرا لگاؤ تھا اور انہوں نے اپنے
والد محترم کی خصوصی نگرانی میں تعلیم حاصل کی۔ عرب کچھر
کے فروغ اور اسلامی تعلیمات کے عملی نفاذ کے لیے
صلاحیتوں سے مالا مال منظم کی حیثیت بھی حاصل کر
لی۔ متعدد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے اور شاہ خالد کی رحلت
کے بعد سعودی عرب کے ولی عہد مقرر کر دیے گئے۔
2005 میں شاہ فہد فوت ہوئے تو شاہ عبداللہ کو سعودی
عرب کے چھٹے فرماں روا کے طور پر اعلیٰ کونسل نے منتخب
کر لیا۔ 2005 میں بیعت کے بعد انہوں نے فرمایا تھا
کہ قرآن و سنت کی بالادستی ہی سعودی عرب کا قانون ہے
جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ وہ سعودی عرب کے عوام
کی خوشحالی، تعمیر و ترقی اور اقوام عالم میں باوقار مقام
دلانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ پہلے دن
دفتر آئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف اور مسجد الحرام
کی توسیع کا حکم دیا اور اس کے لئے خزانوں کے منہ کھول
دئے۔ سعودی عرب کے اندر چارے اقتصادی شہروں کو
فوری آباد کرنے کا حکم دیتے ہوئے سعودی عوام کے
لئے آسان شرائط پر بلا سود و بلا شرائط اور آسان اقساط پر
قرضوں کی فراہمی کا اعلان کیا اور یہ سب اس وقت ہو رہا
تھا جب مشرق وسطیٰ کی اکانومی چکولے لے رہی تھی۔ متحدہ
عرب امارات کی اکانومی زمین بوس تھی لیکن مرحوم شاہ
عبداللہ نے سعودی عرب کے اندر دنیا کے چند بڑے
منصوبے شروع کر کے دنیا کو حیران کر دیا۔

2005 اس لحاظ سے بھی بڑا اہم سال تھا کہ سعودی
عرب کے اندر جمہوری اصلاحات پر عمل شروع ہو چکا تھا
جس کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے سعودی عرب کے
اندرونی سیاسی جمود کو توڑا اور سب کو مشاورت میں شامل کر لیا،

ذرائع ابلاغ کا کردار

بقیہ

﴿أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟... قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْإِشْرَافُ بِاللَّهِ، وَعُقُوفُ الْوَالِدَيْنِ﴾ راوی بیان کرتا ہے کہ آپ ﷺ ایک لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ﴿أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ﴾ اس بات کو کئی بار دہرایا۔ کبیرہ گناہوں میں شرک، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی بات۔ آج جھوٹ کو ایک فن سمجھا جا رہا ہے اور اس جھوٹ کی بڑی قیمت وصول کی جا رہی ہے۔ ذرائع ابلاغ میں اس کا کیا معیار ہے؟ خود فیصلہ کر لیجئے۔

④ بدگمانی اور جاسوسی غیر پسندیدہ افعال ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ...﴾ بدگمانی سے اجتناب کی تعلیم ہے۔ اسی طرح جاسوسی جس کا مقصد دوسروں کو بدنام کرنا ہو۔ فرمایا: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾ ان تعلیمات پر کس قدر عمل ہو رہا ہے؟

⑤ اسلام نے دنیا مانے سے منع نہیں کیا۔ فرمایا: ﴿وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ﴾ لیکن دنیا ہی کو مطلوب و مقصود زندگی نہیں بنانا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس دنیا کی حیثیت چمچہ کے پر کے برابر بھی نہیں۔“ لیکن آج ذرائع ابلاغ اپنے اشتہارات کے ذریعے کس طرح رنگین دنیا پیش کرتے ہیں؟

ایک مسلم ریاست میں ذرائع ابلاغ کا کردار بھی اسلامی ثقافت کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔ وہ اسلامی کی نمائندگی کا حق ادا کرتا نظر آئے۔ اس کے ذریعے سچائی، صداقت، امانت و دیانت، عدل و مساوات، ایثار و قربانی، ہمدردی اور خیر خواہی ایسے جذبات ابھارے جائیں اور اس کی تشہیر ہو۔ جبکہ جھوٹ، منافقت، غیبت، چغلی، بدگوئی، الزام تراشی، بہتان، بے حیائی اور فحاشی ایسی بری خصلتیں ان کی حوصلہ شکنی ہو۔ پاکیزہ اور صالح معاشرہ کے قیام میں ذرائع ابلاغ اپنا کردار ادا کریں اور تعلیمات نبوی سے مکمل رہنمائی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین!

رکھتے تھے۔ میاں نواز شریف کے دور میں جب شاہ عبداللہ ولی عہد کی حیثیت سے لاہور آئے تو شالامار باغ میں اہلیان لاہور سے خطاب کے دوران کہا کہ میں یہاں سے صرف 20 میل دور ہندوستان کے بارڈر کے پاس کھڑا ہوں اور یہ کہہ رہا ہوں کہ پاکستان میرا دوسرا گھر ہے۔ آٹھ اکتوبر کا زلزلہ ہو یا سیلاب یا کوئی اور قدرتی آفت وہ ہمیشہ پاکستان کی سرپرستی کرتے۔ 1998 میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو پوری دنیا نے پابندیاں لگائیں۔ سعودی عرب نے 3 سال تک تیل مفت دیا۔ آٹھ اکتوبر کا زلزلہ آیا تو سب سے پہلے سعودی امداد آئی اور یہ دنیا کا واحد ملک، سعودی عرب تھا کہ جس کے اندر پبلک مقامات پر امداد کے باکس رکھ دیئے گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سعودی عوام نے اپنا جیب خرچ اور خواتین نے اپنا زیور پاکستانی متاثرین زلزلہ کے نام کر دیا۔

انہوں نے منامہہ میں سعودی عرب سے موائل ہسپتال بھیجا جس پر کروڑوں ریال خرچ آیا اور جب یہ میڈیکل مشن اپنا کام مکمل کر چکا تو سعودی ریلیف کے عملے کی واپسی کے لئے اسلام آباد کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ایک خصوصی تقریب ہوئی اس تقریب میں سعودی ریلیف کے سربراہ ڈاکٹر خالد السالم نے اس موقع پر خطاب کیا اور متاثرین زلزلہ کو فراہم کی گئی خدمات سعودی خیمہ بستیاں اور دیگر تفصیلات فراہم کیں مگر انہوں نے جو اعلان کیا اس سے حاضرین کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ کروڑوں ریال کی مشینری سے بنائے گئے ہسپتال کو شاہ عبداللہ کے حکم پر پاکستان کے عوام کے لئے تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں حکم ہوا ہے کہ خالی ہاتھ واپس آ جائیں اور یہ ہسپتال پاکستان کے عوام کو دے دیا جائے اور ایسے ہی اس ہسپتال کو اس وقت وزیر صحت نصیر احمد خان کے حوالے کر دیا گیا۔ اور پھر اسلام آباد کنونشن سنٹر میں شاہ عبداللہ کے تاریخی خطاب کو کون پاکستانی بھول سکتا ہے؟ جس کے آخر میں انہوں نے پاکستان زندہ باد کا نعروں لگایا تھا۔ شاہ عبداللہ کو پاکستان سے اتنا پیار تھا کہ ان کے خاندان کے دیگر لوگ عبداللہ پاکستانی کہتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ پاکستانی کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور سعودی عرب کو تاقیامت دنیا کے نقشے پر قائم رکھے۔ آمین!



مرحوم تائف بن عبدالعزیز کے ولی عہد بننے سے مخالفین کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ سعودی عرب میں امن و امان کے قیام اور پوری دنیا میں دہشت گردی کی اس لہر سے سعودی عرب کو بچانا وزیر داخلہ تائف بن عبدالعزیز کی خدمات کو سعودی تاریخ کا اہم ترین باب کہا جاسکتا ہے۔ مرحوم نے جس طرح شریعت پر بندہ عرصہ کا قلعہ قمع کیا اور دنیا بھر کے آنے والے زائرین کو حرمین شریفین میں فرقہ پرستی اور دہشت گردی سے پاک ماحول فراہم کیا یہ تائف کی نجات کے لئے کافی ہے۔ ولی عہد کی رحلت سعودی شاہی خاندان کے لئے بڑا صدمہ تھا لیکن اس موقع پر بھی کمال اتفاق سے ریاض کے گورنر اور موجودہ فرماں روا سلمان بن عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کر دیا گیا۔ لیکن دوسری طرف تائف بن عبدالعزیز آل سعود جب اس دنیا سے جا رہے تھے وہ سعودی عرب کی داخلی سلامتی کے متعلق اپنے جواں بہت بیٹے محمد بن تائف کو تیار کر چکے تھے جنہوں نے اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سعودی عرب کو داخلی طور پر اس قدر پرامن بنا دیا ہے کہ دنیا کا کوئی ملک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ شاہ عبداللہ کی رحلت پر شاہی خاندان کے مثالی اتحاد اور اعلیٰ کونسل کے فیصلوں نے سعودی عرب کے حاسدین کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اس وقت سلمان بن عبدالعزیز فرماں روا اور سعودی عرب کی انٹیلی جنس کے سربراہ مقرر بن عبدالعزیز ولی عہد اور وزیر داخلہ محمد بن تائف نائب ولی عہد مقرر ہو چکے ہیں اور ان کی بیعت بھی مکمل ہو چکی ہے۔ یہی وہ عمل تھا جس پر مغربی میڈیا پر ویڈیو لگنا کرتا تھا کہ سعودی عرب بندگان میں ہے اور یہ اقتدار غریبی نسل کو منتقل نہیں ہوگا۔

لیکن یہ ہو چکا ہے بلکہ اس سے بھی آگے دیکھیں تو سعودی فرماں روا کے بیٹے محمد بن سلمان سعودی عرب کے وزیر دفاع مقرر ہو چکے ہیں۔ اس لئے سعودی عرب اس وقت معاشی و سیاسی استحکام امن و امان اور تعمیر و ترقی کے لحاظ سے مثالی مملکت ہے اور نئے فرماں روا سلمان بن عبدالعزیز کا شاہ عبداللہ مرحوم کے مشن کو جاری رکھنے کا اعلان بھی خوش آئند ہے۔

آخر میں وطن عزیز پاکستان جس کے سعودی عرب کے ساتھ ہمیشہ برادرانہ تعلقات رہے اور سعودی قیادت نے حکومتوں کی تبدیلی سے قطع نظر ہمیشہ پاکستان کی سرپرستی کی۔ مرحوم شاہ عبداللہ پاکستان کے ساتھ گہری محبت

ان روایتی مسلمانوں کی کوئی مدد کے لیے بھی آگے نہیں بڑھتا مگر ایک سعودی عرب ہے جو سرکاری طور پر ان مظلوموں کی امداد کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

کیا سعودی پیسہ نہ ہوتا اور سعودی خاندان ہماری سرپرستی نہ کرتا تو ہم اپنا وہ اسٹیم بم بناتے جس پر اترتے پھرتے ہیں اور جس نے کم از کم چار مرتبہ ہمیں بھارتی جارحیت سے محفوظ رکھنے میں مدد دی ہے؟ نجانے ہم محسن کش قوم کیوں ہیں؟ پچھلے برس سعودیہ نے ڈیڑھ ارب ڈالر دیئے تو کئی گالی تھی جو ہم نے اس محسن ملک کو نہیں دی یہاں تک کہا گیا کہ ہماری فوج کو کرائے کی فوج سمجھ لیا گیا ہے اور اس ڈیڑھ ارب کے عوض اسے سعودی عرب کویت وغیرہ میں قربان کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔ یہ نکتہ جیس اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک دفتر خارجہ سے واضح اعلان نہیں کر دیا گیا کہ پاک فوج اپنی سرحدوں سے باہر لڑنے کے لیے کسی صورت نہیں بھیجی جائے گی اور ساتھ ہی ہم ڈیڑھ ارب ڈالر بھی ہڑپ کر گئے۔ سعودی عرب سے بے وفائی کی یہ پہلی کہانی نہیں اس کا ابتدائی شواہد اس وقت ہوا جب صدام حسین کا غیریت پھنکار رہا تھا سعودی عرب نے اپنے دفاع کے لیے ہماری مدد مانگی، ہم نے تھوڑے سے فوجی دستے بھیجے اور اہل بیگ صاحب نے طحطاہ سے کہا کہ انہیں عراق کے باؤر پر نہیں بلکہ دور کسی اور سرحد پر متعین کیا گیا ہے یہ وہ مقام تھا جہاں سے سعودی عرب کو کوئی خطرہ درپیش نہیں تھا۔

میں کسی اور ملک کا نام نہیں لیتا، پاکستان میں کبھی سیلاب آیا، زلزلہ آیا، قحط کی صورت حال درپیش ہوئی یا اسٹیج دھماکے کے بعد پاکستان پر عالمی پابندیاں لگیں تو یہ سعودی عرب تھا جس نے بے اختیار ہو کر ہماری پشت پناہی کی، ہمیں پیسہ بھی دیا اور تیل کی سپلائی بھی برقرار رکھی یہ بلا قیت تھی۔ اس گلو کوڑ نے ہماری معیشت کو ڈوبنے سے بچایا۔

آج شاہ عبداللہ کی وفات نہیں ہوئی، یہ ہمارے محسن کی موت ہے، ہمارے سروں سے سایہ اٹھ گیا ہے شاہ عبداللہ پاکستان کا فریضہ تھا، کولامپور کی اسلامی کانفرنس کے بعد وہ سیدھا اسلام آباد آیا اور ایئر پورٹ پر پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند کرنے لگا۔ آئیے! خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے جانشینی شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو حرمین شریفین اور ملت اسلامیہ کی خدمت میں پیش پیش رکھے۔ آمین!



شاہ عبداللہ کی وفات خسرت آیات

خبر

جناب اسد اللہ غالب

اس طرح کے جرائم کی تفصیلات بے اندازہ ہیں۔ مگر مجھے اس عشق کا ذکر کرنا ہے جو سعودی خاندان کو حرم ملک اور حرم نبوی سے ہے اس عشق کو بیان کرنے کی حاجت اس لیے نہیں کہ یہ ہر آنکھ کو نظر آ رہا ہے۔ آج حرم مکہ اور حرم نبوی کی وہ حالت نہیں جو آج سے پچاس ساٹھ برس قبل تھی۔ آج کشادگی ہے فراخی ہے روشنی ہے وسعت ہے چاہت ہے جو ہر زائر کے دل و دماغ کو اپنی پلیٹ میں اور اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ سعودی پیسے کا ایک فساد یہ بھی ہے کہ اس ملک نے پیش کش کی کہ وہ بالا کوٹ کے زلزلے سے تباہ ہو جانے والے شہر کو نئے سرے سے نئے مقام پر تعمیر کرے گا اس کے سب اخراجات برداشت کرے گا، مگر دو ہزار پانچ کے بعد سے دو ہزار پندرہ تک کسی پاکستانی حکومت یا کسی پشاور کی حکومت نے نئے شہر کے لیے زمین الاٹ ہی نہیں کی۔ سعودی سفیر تڑپتے ہی رہ گئے۔

سعودی عرب کے پیسے سے کہاں کہاں گناہ سرزد نہیں ہوا، فرانس جو آج..... میں چارلی ہوں..... کے نعروں سے گونج رہا ہے اور جہاں مسجد کی تعمیر سرکاری قانون کے تحت ممنوع ہے وہاں پیرس کے مرکز میں سعودی عرب نے مسجد بنوائی۔ یہ شاندار فن تعمیر کا نمونہ تھی، فرانس کی ایک مسجد کا کیا ذکر لندن کی مرکزی مسجد اٹلی کی مسجد اور کس کس ملک میں سعودی پیسے نے مسجدیں کھڑی کیں۔ اسلام آباد میں اگر کوئی خوبصورتی ہے جو نظروں میں ایک دم جم جاتی ہے تو وہ شاہ فیصل مسجد کی ہے اس کے بلند وبالہ میناروں کی ہے۔

اور بادشاہی مسجد کی وہ صف آج بھی شاہ فیصل کے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی ہے جب وہ اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے اور جمعہ کی ادائیگی کے لیے بادشاہی مسجد میں فرش نشین ہوئے تو کشمیر کے لیے آزادی کی دعا پر وہ زار و قطار رونے لگے۔

برما میں رو بنگلیا کے مسلمانوں پر خدا کی زمین تنگ کر دی گئی ہے اقوام متحدہ کی مسلسل اپیلیں بھی بری درندوں پر اثر نہیں کرتیں اور دہشت گردی کا لیبل لگنے کے خوف سے

رات کے آخری پہر خادم الحرمین الشریفین کی وفات کی خبر نے کلچر چر کر رکھ دیا مگر اس کلچر پر آری تو وہ دن پہلے چل گئی تھی جب ہمارے ایک وفاتی وزیر سید ریاض حسین پیرزادہ نے الزام تراشی کی کہ سعودی پیسہ پاکستان میں فساد کا باعث بن رہا ہے۔ اس الزام کے بعد شاہ عبداللہ کو جینے کی کیا خواہش رہ گئی ہو گی؟ زیادہ عرصہ نہیں گزرا جب ارٹھانی ارب ڈالر اسی بادشاہ نے چپ چاپ سے ریاض حسین پیرزادہ کے وزیر اعظم نواز شریف کی پھیلی پر رکھ دیئے تھے۔ کس اکاؤنٹ میں کس کام کے لیے یہ راز شاہ عبداللہ اپنے ساتھ لے گئے یا وزیر اعظم جانتے ہوں گے یا اس راز کو سید ریاض حسین پیرزادہ نے فاش کیا ہے۔ شورش کا کشمیری نے ایک شہرہ آفاق کتاب لکھی تھی وہ بازار میں موجود ہوتی تو میں پتہ چلاتا کہ کیا اس عظیم کام کرنے سید ریاض حسین پیرزادہ کا تذکرہ اس میں شامل کیا ہے یا نہیں؟ مجھے کبھی وقت ملا تو میں ضرور یہ تذکرہ عام کروں گا۔ انسان ایسا ویسا ہوتا جو بیان بھی ایسا ویسا ہی دیتا ہے اس بیان نے پاکستان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہم نے ہمیشہ سعودی عرب کا کھایا اور ہمیشہ اسی کی تھالی میں چھید کرنے کی کوشش کی۔

شاہ عبداللہ ایک فرد کا نام نہیں، ایک خاندان کا نام ہے حرمین شریفین کی خدمت کا شرف حاصل کرنے والا یہ خاندان ہے تو سعودی عرب کا حاکم مگر اسے پوری مسلم دنیا کی فکر لگی رہتی ہے۔ ریاض حسین پیرزادہ کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہو گی کہ جب بوسنیا کے مسلمانوں پر جینا حرام کر دیا گیا تھا اور جب سربیا کے درندے ان مظلوموں کی تھکا ہوئی کر رہے تھے اور فورتحہ آرمی کے بکتر بند ڈویژن نے آخری یلغار کر دی تھی تو سعودی عرب سے پرواز کرنے والے دیوبند مال بردار سی وں تھری جہازوں میں کھانے پینے اور پھلوں کی ٹوکریوں میں درحقیقت کیا کچھ بند کر کے بوسنیائی مسلمانوں کو بھجوا جا رہا تھا کسی وقت ریاض حسین پیرزادہ ہوش و حواس میں ہوں تو میں انہیں اسٹنگر میزائلوں کی وہ لازوال اور باکمال کہانی سناؤں گا جنہوں نے بوسنیائی درندوں کے ٹینکوں کا بھر کس نکال کر رکھ دیا تھا۔ اس سعودی عرب کے پیسے کے

شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود

تحریر: ابوسیف اللہ

۲۳ جنوری جمعہ کے روز صبح افسوسناک خبر ملی کہ سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود سعودی وقت کے مطابق رات ایک بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو درگزر فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین!

آپ نے یکم اگست ۲۰۰۵ء کو سعودیہ کا عنان حکومت سنبھالا اور تب سے لے کر تادم آخریں پوری جانفشانی سے ملکی ترقی و ترویج کے لیے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام میں مسلمانوں کی خیر و بھلائی اور بہتری کے لیے کام کرتے رہے۔ آپ ایک درد مند خیر خواہ حکمران تھے جنہوں نے ہر ہر لمحہ اسلامی ممالک میں قیام امن اور ترقی کے لیے کام کیا اور دنیا میں موجود مسلمانوں کو جہاں کہیں کوئی ضرورت رہی شاہ عبداللہ کی رہنمائی میں وہاں مسلمانوں کی معاونت میں سعودی حکومت پیش پیش رہی۔ اللہ تعالیٰ سعودی حکومت اور مرحوم شاہ عبداللہ کی مساعی جلیلہ کو قبولیت سے نوازے اور انہیں عرش کا سایہ نصیب فرمائے۔ آمین!

شاہ عبداللہ مرحوم کی وفات کے بعد سعودی قانون کے مطابق ان کے بعد ولی عہد محترم سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو مملکت سعودیہ کا نیا فرمانروا منتخب کر لیا گیا ہے جو آئندہ مملکت سعودیہ عرب کی حکمرانی کے ساتھ ”خادم الحرمين الشريفین“ کے لقب سے موسوم کیے جائیں گے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود شاہ عبداللہ کے سوتیلے بھائی ہیں آپ ۵ شوال ۱۳۵۴ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ آپ شاہ عبدالعزیز مرحوم کے ۲۵ویں بیٹے ہیں۔

شاہ سلمان کو آپ کے والد محترم جناب شاہ عبدالعزیز نے ۱۹ سال کی عمر میں ۱۷ مارچ ۱۹۵۴ء کو اپنا

نمائندہ خصوصی اور ریاض کے گورنر کی حیثیت سے تعینات کیا۔ ازاں بعد شاہ سعود نے ۱۹ اپریل ۱۹۵۵ء کو آپ کو ریاض میں سرکاری طور پر میسر کے عہدہ پر مقرر کیا، لیکن پانچ سال میسر کے عہدہ پر فائز رہنے کے بعد آپ نے ۲۵ دسمبر ۱۹۶۰ء میں اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور اپنی جائے پیدائش ”ریاض بیلس“ میں جائے سکونت اختیار کر لی۔

ریاض میں اپنی خدمات کے حوالہ سے ان کی شخصیت کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ان کو دوبارہ ۴ فروری ۱۹۶۳ء کو پھر سے گورنر ریاض کے عہدہ پر مقرر کر دیا گیا۔ دوسری بار ریاض کے گورنر مقرر ہونے کے بعد آپ نے ریاض شہر کی ترقی و ترویج میں انتھک محنت کی اور ان کی کوششوں کا ثمر اس صورت میں بار آور ثابت ہوا کہ ریاض شہر جو اس وقت ایک چھوٹے قصبے کی صورت میں تھا دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے عرب میں ایک انتہائی ترقی یافتہ دارالخلافہ بن کر ابھرا۔

آپ کا گورنرشپ کا یہ دور ۱۹۶۳ء سے ۲۰۱۱ء تک اڑتالیس سال تک جاری رہا۔ گورنرشپ کے دوران آپ نے بہت سے مختلف فلاحی، تعلیمی اور کاروباری مراکز کی سرپرستی کی، خصوصاً تعلیمی اداروں نے ان کی مشاورت سے بام عروج حاصل کیا۔

۵ نومبر ۲۰۱۱ء میں اپنے برادر حقیقی شہزادہ سلطان کی وفات کے بعد وزارت دفاع کے عہدہ پر فائز کیے گئے اور ساتھ ہی آپ کی خدمات اور صلاحیتوں کے اعتراف میں آپ کو اسی روز قومی سلامتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے نامزد کیا گیا۔ وزیر دفاع کی حیثیت سے آپ نے اپریل ۲۰۱۲ء میں برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کیا جہاں ان کی ملاقات اوباما اور ڈیوڈ کیمرن و دیگر وزراء و مشیران سے رہی۔

۱۸ جون ۲۰۱۲ء کو آپ کے ولی عہد بھائی شہزادہ

نائف بن عبدالعزیز کی وفات پر آپ کو ولی عہد نامزد کیا گیا اور نائب وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا۔

۲۲ اگست ۲۰۱۲ء کو سعودی رائل کورٹ نے احادیث کیا کہ سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کے ملک میں عدم موجودگی کے عرصہ میں ولی عہد و نائب وزیر اعظم شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود ریاستی امور کے انچارج ہوں گے۔

جیسا کہ محترم سلمان بن عبدالعزیز کو ولی عہد نامزد کیا گیا تھا تو سعودی قاعدہ و قانون کے مطابق سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ کے ۲۳ جنوری بروز جمعہ کو انتقال پر ملال پر ان کو مملکت سعودی عرب کی عنان حکومت سونپ دی گئی۔

ذات باری تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو اپنی ذمہ داریوں سے صحیح معنوں میں عہدہ برآ ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ جیسا کہ وہ اس سے قبل بھی بطور گورنر ریاض اور بطور وزیر دفاع اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہ انصاف کرتے آئے ہیں۔ جس طرح آپ نے تعلیمی اداروں کی اصلاح اور ترقی کے لیے بے بہا خدمات سر انجام دیں ایسے ہی ہماری دعا ہے کہ امت مسلمہ کے لیے اپنے دل میں نیک خواہشات رکھتے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کی تڑپ لیے عالم اسلام اور مسلمانوں کے لیے امور کی انجام دہی میں اعلیٰ مقام حاصل کریں۔

تمام عالم میں جہاں کہیں مسلمانوں کے لیے مصائب و آلام اور تکالیف کا باب و ابوتا ہے مسلمانوں کی نظر اٹھتی ہے تو حرمین کے خادمین کی طرف کہ وہ ان کو ان کی پریشانی اور مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ بالخصوص ہر پاکستانی سعودی فرمانرواؤں کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھے گا جو انہوں نے گاہے گاہے پاکستانی عوام کی معاونت و بحالی کے لیے کیے۔ ہر پاکستانی کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے درد مند اور محسن حکمران عنایت فرمائے جو اپنے عوام اور ملک کی خوشحالی کے لیے سعودی فرمانرواؤں جیسے اقدامات کرتے ہوئے اپنے ملک اور عوام کو خوشحال بنادیں۔

اور وہاں حضور ﷺ کا دیدار نہ پاسکوں گا۔
اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی تو ان کے قلب کو تسکین ہوئی:
﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ﴾

”جو کوئی اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج بھی مسلمان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت والفت سمانی ہوئی ہے اور وہ آپ ﷺ پر جان و مال فدا کر دینے کے لیے ہر آن و ہر گھڑی آمادہ و تیار رہتے ہیں جس کا مظاہرہ اکثر دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ پچھلے دنوں فرانسیسی جریدے میں پیغمبر ﷺ کے بارے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت بلاشبہ ایسی مذموم حرکت ہے جس کا مقصد مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان تصادم کی فضا پیدا کر کے عالمی امن کو تباہ کرنا ہے۔ سارا عالم اسلام اس فعل بد پر سراپا احتجاج ہے اور مسلمان شدید غم و غصہ میں ہیں بلکہ غیر مسلم ممالک تکملم دروں وغیرہ میں بھی ہزاروں افراد نے سڑکوں پر آکر احتجاجی مظاہرے کیے ہیں۔

اظہار رائے کی آزادی کا یہ مطلب کیسے ہو سکتا ہے کہ جو کچھ جی میں آئے کہیں اور جو جی میں آئے لکھ دیں۔ اگر آپ کے مہذب معاشرے میں ہولو کا سٹ کو جھٹلانا جرم ہے اور اس فعل پر اس لیے پابندی عائد ہے کہ چند لاکھ یہودیوں کی دلآزاری نہ ہو تو دیکھنا کہ عرب مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو مجروح کرنے کی کھلی چھٹی کیوں دے دی جاتی ہے۔

چند روز قبل پیرس میں جو غوریز می ہوئی اسے سب نے افسوسناک قرار دیا مگر ”چارلی میڈو“ کی انتظامیہ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ جو ہوا تنگ آمد بیچک آمد کے مصداق نہ صرف درست تھا بلکہ وہ اس عاز آرائی و کٹش کو ختم کرنے کی بجائے بڑھا دینا چاہتے ہیں۔ اس عمل کے بعد اس جریدے کا تازہ شمار جو گذشتہ بدھ کو شائع ہوا ہے اس کے سرورق پر آنحضرت ﷺ کا شدید گستاخانہ خاکہ شائع ہوا ہے۔ عام طور پر اس جریدے کی اشاعت ایک لاکھ تک ہوتی ہے مگر اس خصوصی شمارے کی ۳۰ لاکھ



جناب مولانا محمد یونس انور

اظہار رائے کی آزادی یا دلآزاری؟!

نبی ﷺ وضو کرتے ہیں تو بقیہ آب وضو پر صحابہ یوں گرے پڑتے ہیں گویا ابھی لڑ پڑیں گے۔ وضو کے استعمال شدہ پانی کے قطرے زمین پر نہیں گرنے دیتے بلکہ انہیں حاصل کر کے اپنے جسموں پر لگا لیتے ہیں اور کبھی چہرہ پر مل لیتے ہیں۔ اگر وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لیے سب دوڑتے ہیں۔ حضور ﷺ کچھ بولتے ہیں تو سب چپ چاپ ہو جاتے ہیں۔ تعظیم کا یہ حال کہ آپ ﷺ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ عروہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آکر بیان کیا کہ ”وگو! میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا اور قیصر کا بھی دربار دیکھا“ نجاشی کے ہاں بھی گیا مگر اصحاب محمد ﷺ جو تعظیم و ادب اپنے نبی کی کرتے ہیں وہ تو کسی بادشاہ کو بھی اپنے دربار اور ملک میں حاصل نہیں۔ (بخاری)

سیدنا زید بن دثنہ کو کوفار نے پکڑ لیا اور قریش نے قتل کے لیے ان سے خرید لیا تھا۔ جب ان کو سولی دینے کے لیے چلے تو ابوسفیان بن حرب نے اس سے کہا ”زید! تجھے اللہ کی قسم! تم چاہتے ہو کہ تمہاری جگہ تمہارے نبی کو پھانسی دی جائے اور اس کے بدلے تجھے رہا کر دیا جائے۔ زید نے کہا واللہ! میں تو یہ بھی نہیں دیکھ سکتا کہ میری رہائی کے بدلے تو کجا ان کے پاؤں میں میرے جیتے جی کا نسا بھی چھ جائے۔ ابوسفیان حیران رہ گیا اور یوں کہا کہ میں نے تو کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ جو دوسرے شخص سے ایسی محبت رکھتا ہو جیسے اصحاب محمد ﷺ سے ہے۔ ایک اور صحابی کا ذکر ہے انہوں نے عرض کیا ”حضور! آپ مجھے اہل و عیال سے زیادہ عزیز ہیں“ جب آپ ﷺ مجھے یاد آتے ہیں تو میں گھر میں تک نہیں سکتا آتا ہوں تو آپ ﷺ کو دیکھ کر تسلی پاتا ہوں مگر میں اپنی وفات اور آپ ﷺ کی وفات کا تصور کر کے سوچتا ہوں کہ حضور تو فردوس بریں میں انبیاء کے درجہ بلند پر ہوں گے اگر بہشت میں پہنچا بھی تو کسی ادنیٰ مقام میں ہوں گا

نبی اکرم ﷺ کی محبت و تعظیم نہ صرف مسلمان کے ایمان کا جزو ہے بلکہ معیار ایمان ہی محبت رسول ﷺ ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ] (بخاری و مسلم)

یعنی ”کوئی شخص تم میں سے مومن نہیں بن سکتا جب تک اسے رسول اللہ کے ساتھ ماں باپ اولاد اور باقی اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔“

حفیظ جاندھری نے کیا خوب کہا ہے۔
محمد کی محبت دین حق کی شہاد اول ہے
اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ہیں متاع عالم ایجا سے پیارے
پدر مادر برادر مال جان اولاد سے پیارے
مسلمان کے دل سے یہ محبت رسول ﷺ نکالنے یا کم کرنے کے لیے ہر زمانے میں بڑی کمزور سازشیں کی گئیں کبھی نئی نبوت کھڑی کی گئی کبھی آپ ﷺ کے فرمان پر دوسرے لوگوں کے احکامات و فتاویٰ کو ترجیح دی گئی یا انہیں اولین حیثیت دینے کی تاکم تدبیریں اختیار کی گئیں۔ مگر آج کے گئے گذرے دور میں بھی گنہگار سے گنہگار مسلمان کے لیے بھی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ دراصل محبت ہی ادب و توقیر سکھاتی ہے اور محبت ہی اتباع و اطاعت پر آمادہ کرتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ پاکباز لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی محبت و صحبت کے لیے چن لیا تھا۔ عروہ بن مسعود ثقفی کو قریش نے صلح حدیبیہ سے پیشتر اپنا سفیر بنا کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس روانہ کیا تھا۔ اسے سمجھایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے حالات کو ذرا غور سے دیکھے اور قوم کو آکر بتائے۔ عروہ نے دیکھا کہ

ذرائع ابلاغ کا کردار

ترجمہ
جناب پروفیسر محمد حسین ظفر

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد ہوا جس کی صدارت صدر مملکت جناب ممنون حسین صاحب نے کی۔ اس کانفرنس میں ممتاز اسکالر جناب پروفیسر محمد حسین ظفر صاحب (پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان) نے ”ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داری تعلیمات نبوی کی روشنی میں“ کے موضوع پر یہ مقالہ پیش کیا جسے افادہ عام کے لیے قارئین کی تذکر کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١﴾

جناب صدر و فضیلت مآب علماء کرام

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کے بعد ہر مخلوق کو دینی کے ذریعے ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کر دیا جو قیامت تک اس کی پابند ہے۔ مگر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا تاکہ خیر اور شر، نیکی اور بدی میں تمیز کرے اور اسے اختیار دیا کہ جو بہتر ہے اسے وہ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ بڑے رحیم و کریم ہیں۔ انسان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام مبعوث کیے تاکہ وہ عقل کو راہ راست سے نہ ہٹے دیں۔ جن لوگوں نے انبیاء کی تعلیمات کو اپنا لیا وہ نہ گمراہ ہوئے اور نہ ہی بد بخت ٹھہرے۔

اس دنیا میں ہم آخری امت ہیں۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین کا انتخاب فرمایا۔ جنہوں نے قدم قدم پر امت کی رہنمائی فرمائی۔ آپ کی تعلیمات کا اہم حصہ اخلاقیات پر مبنی ہے۔

حضرات گرامی! جو آیت میں نے تلاوت کی اس کے پس منظر کا آج کے موضوع سے گہرا تعلق ہے۔ آپ ﷺ نے جب اسلام کی دعوت پیش کی اور لوگوں کو قرآن حکیم پڑھ کر سنایا تو وہ لوگ جو اس دعوت کے مخالف تھے اور آپ ﷺ کی دعوت کو دبانے چاہتے تھے انہوں نے بھی مکہ سے ایک خبیث افسنس شخص نضر بن حارث کا انتخاب کیا۔ جو اپنے وقت کا نام نہاد دانشور اور قصہ گو، ادیب تھا۔ اس نے روم و فارس کی لوک داستانیں سن رکھی تھیں۔ اسے رستم، بہرام، اسفندیار اور شاہان حیرہ کے واقعات ازبر تھے۔ چنانچہ یہ بھی سرشام مجلسیں لگاتا اس میں مغنیات کو بلاتا۔ پہلے وہ مجلس کو گرم کرتیں پھر اس کے بعد یہ من گھڑت اور فضول قصے سنانا اور کہتا:

[هذا خيرا أو ما يدعوك إليه محمد من

الصلاة والصيام وأن تقابل بين يديه]

گویا اس نے بھی ایسا ذریعہ اختیار کیا جس میں نوجوان دلچسپی لیتے۔ اس واقعہ کا موجودہ دور سے موازنہ کریں تو آپ کو ذرائع ابلاغ کے کردار سے مماثلت نظر آئے گی۔

جناب صدر! ذرائع ابلاغ صرف خبر رسانی کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ یہ تو لوگوں کی زندگیوں، آداب، رسم و رواج، اخلاقیات پر بھی بے حد اثر انداز ہوا ہے۔ مسلمانوں کی ثقافت میں نئے نئے انداز متعارف کروا رہا ہے۔ جس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔ آپ تعلیمات نبوی اور موجودہ میڈیا کا موازنہ خود کر لیں۔

① تعلیم نبوی ﷺ ہے کہ [مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ] جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموشی اختیار کرے۔ اس تعلیم کا مقصد ہے کہ ہمیں فضول اور بے مقصد گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ اور فرمایا کہ دوسروں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ مت بولو۔ لیکن ذرائع ابلاغ میں اچھی گفتگو کا کیا معیار ہے؟ بتانے کی ضرورت نہیں۔

② ایک طویل حدیث ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ علماء کے اٹھ جانے سے علم بھی اٹھ جائے گا اور ان کے جگہ جہلاء لیں گے جو اپنی جہالت سے فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ الفاظ ہیں: [فَاقْفُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا] آج ذرائع ابلاغ میں ایسے فتوے کی کمی نہیں۔

③ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوسروں کی پردہ پوشی کیا کرو۔ حدیث میں ہے: [مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا، سَتَرَهُ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ] دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عیب ظاہر کر دے اور تم اپنے گھر میں رسوا ہو جاؤ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: [لَا تُؤْذُوا عِبَادَ

اللہ، وَلَا تَغَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَإِنَّهُ مَنْ طَلَبَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ]

آج کل ذرائع ابلاغ غیبت جوئی اور دوسروں کی کمزوریوں کو تلاش کر کے نشر کرتا ہے اور کھلے عام تعلیم نبوی کی مخالفت کرتا ہے۔

④ لوگوں کے معاملات پر صاحب الرائے اور اہل علم کو بات کرنے کا حق ہے۔ جو آدمی جس فن میں ماہر ہے وہ رائے دے۔ لیکن موجودہ حالات میں یہ معیار نہیں رہا۔ بلکہ چرب اللسان اور زیادہ تند و تیز گفتگو کرنے والے سے رائے لی جاتی ہے۔ آپ ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں اور خود جائزہ لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: [سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاعَاتٌ، يُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْمِنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُحَوِّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطَلِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ النَّافِثُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ]

ایک دھوکے باز زمانہ آئے گا کہ جس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، خائن کو امانتدار اور امین کو خائن ثابت کیا جائے گا۔ روئے ہضہ باتیں کریں گے اور لوگوں کے معاملات میں رائے دیں گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ روئے ہضہ کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمتی اور نادان آدمی۔“

موجودہ ذرائع ابلاغ سے تقابل کر لیں۔ تبصرے کی ضرورت نہیں!

⑤ اسلامی تعلیمات ہیں: [إِنَّ الدِّينَ يُحْبَوْنَ أَنْ تَسْمَعَ الْفَاحِشَةَ فِي الدِّينِ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ] وہ لوگ جو کہ مومنوں میں بے حیائی اور بے شرمی کو فروغ دیتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت

میں دردناک عذاب ہے۔ آج ذرائع ابلاغ کیا کردار ادا کر رہا ہے؟ تعلیم اسلام تو بہت واضح ہے۔

⑥ جھوٹ مت بولو۔ جھوٹی ومن گھڑت باتیں وقتی طور پر توادہ واہ ہو جاتی ہے لیکن یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ اس پر مواخذہ ہوگا۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا:

گستاخ رسولؐ کی سزا..... سرتن سے جدا

تحریر
جناب لیاقت علی باجوہ فیروز

جو آپ ﷺ کو گالی دیتی تھی۔ (اسن الکبریٰ ابو بکر
احمد بن الحسین ۲۰۵/۲)

علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں:
”جو ملعون اور موذی‘ سید الاولین والآخرین علیہ
الصلوة والسلام کی شان میں گستاخی اور سب و شتم
کرے اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل
ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک اس کو سخت سزا کے
بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی نہ چڑھایا جائے‘ کیونکہ
وہ اسی سزا کے لائق ہے۔“ (مختصر الصارم المسلمون: ۳۳)

عبدالنبیؐ میں کعب بن اشرف یہودی کو گستاخی
کے جرم میں قتل کیا گیا۔ (بخاری) اسی طرح ابورافع
یہودی کو بھی گستاخی کے قتل میں قتل کیا گیا۔ (بخاری)
عبداللہ بن نخل کو بھی آپ ﷺ کی ججو کرنے کی وجہ سے
قتل کیا گیا تھا۔ (بخاری) ابولہب گستاخ اور ابوجہل
گستاخ کو بھی دنیا میں ہی گستاخی کی سزا مل گئی‘ آخرت کی
سزا اس کے علاوہ ہے۔ خسرو پرویز سے بھی اللہ تعالیٰ نے
دنیا میں انتقام لیا۔ (بخاری) عامر بن طفیل سے بھی اللہ
تعالیٰ نے دنیا میں انتقام لیا۔

گستاخ رسولؐ کوئی بھی ہو خواہ ملعون ابی بن خلف
ہو یا ام جہیل ہو یا نضر بن حارث ہو یا عقبہ بن ابی معیط ہو
یا حویرث بن تغذہ ہو یا ابوعفک یہودی ہو۔ یا حضرت عمر
کی بہن ہو یا گستاخ رسولؐ یہودی ابن سیدہ ہو یا نایما
صحابی کی لونڈی ہو سب کی سزا یہی ہے کہ

”سرتن سے جدا“

لَوْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِينًا (الأحزاب: ۵۷)

”ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں لعنت فرمائی
ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

❀❀❀❀❀

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشیدؒ نے امام مالک رحمہ
اللہ سے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم
دریافت کیا تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

”اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے
نبیؐ کو گالیاں دی جائیں۔“ (الشفاء، جعریف حقوق
المصطفیٰ: ۲۲۲/۲)

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:
”جو آدمی نبیؐ کو گالی دیتا ہے یا آپ کی شان میں
گستاخی کرتا ہے وہ مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل کرنا
واجب ہے اور میری رائے ہے کہ اسے توبہ کرنے
کی مہلت بھی نہ دی جائے فوراً قتل کیا جائے۔“
(طبقات الحنابلہ، یحییٰ بن یزید: ۵۴۲/۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:
”جو آدمی آپ کی زندگی میں آپ کو گالی دیتا‘ آپ
اس کو معاف کر سکتے تھے‘ لیکن آپ کے بعد امت
میں سے کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی گستاخ رسولؐ
اور توہین رسالت کے مرتکب ہونے والے کو
معاف کرے۔“ (مختصر الصارم المسلمون: ۳۲)

ایک دفعہ سیدنا عمر فاروقؓ کے پاس ایک آدمی
لایا گیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تھی‘ تو
آپ ﷺ نے اسے قتل کر دیا اور فرمایا:

”جو اللہ کو گالی دے یا اس کے رسول کو یا کسی بھی
نبیؐ کو تو اسے قتل کر دو۔“ (مسائل الحرب، امام احمد بن حنبلؒ: ۱۶۵)

اسی طرح سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ
نے فرمایا:

”جس نے نبیؐ کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور
جس نے آپ ﷺ کے اصحاب کو گالی دی اسے
کوڑے مارے جائیں گے۔“ (ابوداؤد: رقم ۴۱۲۳)

سیدنا خالد بن ولیدؓ نے ایک عورت کو قتل کر دیا

گستاخانہ خاکوں کی مذمت

❀ گستاخانہ خاکوں سے مسلمانوں کے جذبات سے ٹھیلنے کی
کوشش کی گئی ہے تو بین آئینہ خاؤں کی اشاعت قابل مذمت ہے۔
ان خیالات کا اظہار مفتی سرفراز خان فاروقی امیر ایٹ آباد نے اہل
حدیث یوتھ فورس ایٹ آبادی کے کابینہ کے اجلاس سے کیا انہوں
نے مزید کہا کہ پاکستانی حکومت کو غیر مسلموں کی مصنوعات کا
بایکٹ کرنا چاہیے۔ اجلاس میں قاری رشید احمد چوہدری عاصم انیس
الرحمن سردار طاہر قاری مظہر ساجد ربانی، مسیح اللہ جدون، عمران خالد
عثمان جدون، قاری عبداللہ نے بھی شرکت کی۔

منجانب: انیس خلیل ایٹ آباد

قرارداد مذمت

❀ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع انک کے امیر حافظ
فیصل بلال کی زیر صدارت جامع مسجد توحید الہدیہٹ گاؤں سرزا
انک میں کابینہ اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں ناظم مرکزی جمعیت
ضلع انک ڈاکٹر خالد محمود نے ایک قرارداد میں فرانس میں شائع
ہونے والے توہین آمیز خاکوں کی بھرپور مذمت کی۔ اجلاس میں
یہ کہا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت پر جان
بھی قربان ہے۔

منجانب: ثاقب مصطفیٰ سیکرٹری نشر و اشاعت
مرکزی جمعیت الہدیہٹ ضلع انک

دعائے صحت کی انیٹس

❀ قاری محمد ارشد امیر مرکزی تحصیل فیصل آباد کے بھائی
حافظ محمد عمر فاروق کے سر رانا محمد شوکت ریٹائرڈ نائب صوبیدار
جمعتہ المبارک کے دن روڈ ایکسیڈنٹ کے ذریعے شدید زخمی
ہو گئے اور ان کے دماغ پر کافی گہری چوٹ لگی۔ جس کی وجہ سے وہ
کومہ کی حالت میں عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج
ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ پاک ان کو
صحت تدرستی عطا فرمائیں۔ آمین

دعا گو: میاں محمد طیب ناظم دفتر مرکزی فیصل آباد

درس قرآن و تہذیبی پروگرام

❀ مؤرخہ 9 دسمبر 2014ء کو گوٹھ ڈھیل بھانوت رور
میانپور تحصیل ہالا میں حافظہ العزیز کا کانے ”قل صابر اور اس
کے فوائد و ثمرات“ کے عنوان پر درس دیا۔ جبکہ 10 دسمبر کو گوٹھ شیخ
محمد شاہ تحصیل نیو سعید آباد میں ایک تہذیبی پروگرام منعقد ہوا۔
حافظہ العزیز کا کانے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع مبارکی
اور حافظہ غلام نبی جلالانی نے خطابات فرمائے۔ پروگرام دعا اور
مہمانوں کی ضیافت پر اختتام پذیر ہوا۔ ابو معاویہ محمد و سید محمد

خطبہ جمعۃ المبارک

❀ جامع مسجد الہدیہٹ چک نمبر 112 علی آباد تحصیل
سانگلہ بل (ننگرانہ) میں 23 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا
قاری شفیق الرحمن نے پڑھایا۔ خواتین و حضرات نے کثیر تعداد میں
شرکت کی اور قاری صاحب کے بیان سے اپنے دلوں کو نور کیا۔
منجانب: عبدالمنان والہ علی آباد سانگلہ

دعائے صحت

❀ مفتی الطاف الرحمن جو ہر صاحب شیخ الہدیہٹ جامعہ
امام بخاری اہل حدیث ملتان خورد تلہ گنگ کافی دنوں سے بیمار
ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مفتی صاحب
کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!
منجانب: حافظ حفیظ الرحمن محمدی ناظم نشر و اشاعت A.Y.F انک

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی اہلیہ محترمہ (ام سعاد) انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ عارضہ جگر کے باعث چین کے ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ مگر ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ کے مصداق وہاں وفات پا گئیں اور ارشاد مصطفیٰ ﷺ کے تحت کہ ”جہاں کی مٹی وہیں جاگزیں ہوگی“ چین میں ہی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد دفن کر دیا گیا۔ مرحومہ کے انتقال کی خبر بذریعہ میچ پورے پاکستان میں پھیل گئی۔ بعض مقامات پر ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ 28 جنوری 2015ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں حافظ عبدالقیوم کی امامت میں مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سے قبل حافظ بابر فاروق رحیمی، مولانا محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع پاکپتن نے مرحومہ کی دینی و سماجی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ غائبانہ نماز جنازہ میں حافظ عبدالغفار، مولانا بشیر انصاری، حافظ سلیم، طہ، حافظ محمد ندیم، راقم الحروف، عطاء الرحمن جتانی، عبداللہ بخش قاری، عبدالوحید، حافظ محمد علی، سعید ساجد و سیم سمیت جماعتی و احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی جبکہ قاری اظہار احمد ناظم مرکزیہ ساہیوال، میاں منیر احمد ناظم تحصیل جڑانوالہ و دیگر جماعتی ذمہ داران غائبانہ نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔

⑧ ڈیرہ غازی خان: غائبانہ نماز جنازہ بعد نماز عصر جامع مسجد کلیہ البنات ڈیرہ غازی خان میں ادا کی گئی۔ جنازہ الشیخ محمد شریف چنگوانی کی امامت میں ادا کیا گیا۔ نماز جنازہ میں قاری عبدالرحیم کلیم، حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، حافظ مسعود اظہر، سید خالد محمود ندیم، ملک محمد سلیمان منگلہ، عبدالغنی ثاقب کے علاوہ جماعتی و سیاسی رہنما کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

⑨ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں بعد نماز عصر دوسری بار غائبانہ نماز جنازہ قاری عبدالمتین اصغر کی اقتدا میں ادا کی گئی جس میں احباب سلب اور مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی، مولانا محمد ابراہیم سلفی، امتیاز احمد مجاہد، مولانا سیف اللہ ارشد اور دیگر نے شرکت فرمائی۔ دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر، میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب سمیت ملک بھر سے سیاسی، مذہبی، سماجی اور جماعتی شخصیات نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے ان کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

مرحومہ نہایت بااخلاق، نیک طینت، پابند صوم و صلوة اور شب بیدار خاتون تھیں۔ 10 ہزار کے قریب ان کی شاگرداں ہیں۔ مدارس کی کثیر تعداد ان کی زیر نگرانی چل رہے تھے۔ ان کی وفات سے جماعتی، علمی، ادبی اور فلاحی حلقوں میں ایک بڑا غلہ پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! ادارہ لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (رپورٹ: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر پنجاب)

سعودی عرب میں ہنگامی اجلاس

25 جنوری 2015ء دارالسلام ریاض میں فقید الامۃ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات کے موقع پر ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا عبدالملک مجاہد نے کی۔ شرکائے اجلاس نے مرحوم شاہ کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کیں اور سعودی عوام سے اور شاہ کے اعزہ و قارب اور تمام پس ماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ مولانا عبدالملک مجاہد نے کہا کہ شاہ عبداللہ ایک بالغ نظر اور دور اندیش قائد تھے۔ ان کی نظریہ صرف مملکت سعودی عرب کے مسائل پر بہت گہری تھی بلکہ وہ پوری امت مسلمہ کے لیے بہت ہی محبت اور اخوت کے جذبات رکھتے تھے۔ پاکستانی قوم اور ملک کے ساتھ تو انہیں ایک خاص قلبی لگاؤ تھا اور وہ پاکستان کو ہمیشہ اپنا دوسرا گھر کہا کرتے تھے۔ انہوں نے ہر مشکل موقع پر پاکستان کے ساتھ محبت اور تعاون کا اظہار کیا، چاہے وہ ایٹمی دھماکوں کا موقع ہو یا پاکستان میں آنے والا ہولناک زلزلہ، ہوسلاب کی مشکل گھڑی ہو یا کوئی بھی دوسری مصیبت، ہو وہ ہمیشہ پاکستان کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ابھی حال ہی میں میاں نواز شریف صاحب حکومت میں آئے تو شاہ عبداللہ مرحوم نے ایک خطیر رقم پاکستان کی معاشی مشکلات کو کم کرنے کے لیے فراہم کی۔ مملکت میں بے شمار ترقیاتی منصوبے انہوں نے شروع کروائے جن میں سے اکثر مکمل ہو چکے ہیں۔

قرآن مجید فیصل نے کہا کہ شاہ عبداللہ وہ واحد عالمی رہنما تھے جنہیں پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کروایا گیا۔ ان کے سوا آج تک کسی بھی سربراہ مملکت کو یہ موقع حاصل نہیں ہوسکا۔ اسی طرح حرمین شریفین کی توسیع، اور جمیل انڈسٹریل سٹی جیسے عظیم الشان صنعتی اور فلاحی منصوبے ان کے عہد میں شروع کیے گئے۔

محمد عارف سرور صاحب نے اپنی گفتگو میں کہا کہ مجھے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر شرمند مبارک نے بتلایا کہ شاہ عبداللہ کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے خاص محبت تھی اور وہ اس کے لیے ہر ممکن تعاون کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ مملکت میں طب اور صحت کے شعبہ میں بھی ملک عبداللہ مرحوم نے بہت سی اصلاحات کیں اور پاکستان سے ڈاکٹروں کی ایک بڑی تعداد کو پرکشش مراعات کے ساتھ سعودی عرب میں کام کرنے کے لیے بلوایا۔ وہ بلاشبہ ایک حکیم و دانہ حکمران تھے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے ان کی بہت سی خدمات ہیں۔ امت مسلمہ سے دہشت گردی کا الزام ہٹانے کے لیے ان کی کوششیں نہایت قابل قدر ہیں۔

قاری محمد اقبال نے کہا کہ شاہ عبداللہ مرحوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں کھڑے ہو کر پاکستان کو اپنا بھائی قرار دیا اور کہا کہ دوست تو تبدیل کیے جاسکتے ہیں مگر بھائی تبدیل کر کے نہیں جاسکتا۔ انسان کے پاس نہیں ہوتی۔ عبدالغفار مجاہد نے کہا کہ حج کے انتظامات شاہ عبداللہ کے عہد میں بہتر سے بہتر ہوتے چلے گئے اور حالیہ موسم حج میں کوئی ایک بھی حادثہ پیش نہیں آیا۔ آخر میں اس امر پر شرکائے اجلاس نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا کہ نئے بادشاہ ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے نہایت خوبصورتی سے انتقال اقتدار کے مراحل طے کیے ہیں۔ انہوں نے ولی عہدی کا مسئلہ بھی خوش اسلوبی سے حل کر لیا ہے اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (دارالسلام۔ الریاض)

اخبار الجماعۃ

گستاخانہ خاکوں کے خلاف مرکزی جمعیت پنجاب والہدیت یوتھ فورس پاکستان کا احتجاجی مظاہرہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب والہدیت یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام گستاخانہ خاکوں کے خلاف ”شان محمد“ ریلیاں نکالی گئیں۔ احتجاجی ریلی 106 راوی روڈ سے نکلی۔ مظاہرین نے فرانسیسی پرچم نذر آتش کیا اور فرانسیسی حکومت ’اخبار امریکہ‘ بالینڈا ڈنمارک‘ کینیڈا کے خلاف نعرہ بازی کی۔ احتجاجی مظاہرہ سے مرکزی جمعیت اہل حدیث والہدیت یوتھ فورس کے رہنماؤں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کر دے اور امت مسلمہ کی آواز بھر پور انداز میں دو ٹوک الفاظ میں اٹھائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر عبدالستار حامد اور ناظم میاں محمود عباس نے کہا کہ کوئی کلمہ گو مسلمان تو بین رسول برداشت نہیں کر سکتا۔ یورپی ممالک آزادی رائے کی آڈ میں ایک چوتھائی آبادی کے لوگوں کو نفرت و انتقام کی آگ میں دھکیل رہے ہیں۔ ان کے جذبات بھڑک چکے ہیں۔ اس اقدام کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے کہا کہ مسلم حکمرانوں کو متحدہ لائحہ عمل بنا کر مسلم امہ کی ترجمانی اقوام عالم میں کرنا ہوگی اور آئندہ ایسے اقدامات کی روک تھام کے لیے عالمی قانون سازی کی جائے۔ حافظ بابر فاروق رحیمی نے کہا کہ ہم سیاست سفارت معاشیات سمیت ہر معاملے پر سمجھوتہ کر سکتے ہیں لیکن شان محمد نہیں ایک ذرہ برابر گستاخی یا کسی برداشت نہیں کر سکتے۔ مظاہرین سے عطاء الرحمن حقانی ’عبدالرحیم قریشی‘ علی زبیر ’نصر اللہ چھوہ‘ دیگر نے بھی گستاخانہ خاکوں کی پر زور مذمت کرتے ہوئے اسے مسلم اور غیر مسلم میں جنگ کرانے کی سازش قرار دیا۔ دریں اثناء اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے دیگر شہروں ملتان میں قاری ہدایت اللہ رحمانی ’مولانا عبدالحی اثری‘ چنیوٹ ہرم محمد طارق ڈار قاری محمد ایوب چنیوٹی ’قاری محمد یحییٰ‘ کاموگی حافظ شاہد الرحمن سیالکوٹ حافظ اسرار محمود شیخ پورہ حافظ محمد تقسیم نعیم الرحمن شیخ پوری ’قصور لیاقت علی راشد‘ فیصل آبادی حافظ محمد یحییٰ مدنی ’حافظ آبادی حافظ عمران تبسم‘ گوجرانوالہ پروفیسر سعید کلیدوی ’حافظ عمران عریف‘ حافظ مقصود مولانا ابرار احمد ظہیر نارووال عبدالوہید بٹ ’اوکاڑہ خلیل الرحمن مجاہد احمد پور شریعہ محمد اشفاق سلفی کی قیادت میں شان محمد ریلیاں نکالیں۔ (رپورٹ: عطاء الرحمن حقانی)

تبلیغی کاوشیں!

③ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعہ مرکز منہاج الاسلام اہل الحدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خان میں زیر امارت مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خان زیر نظامت قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان مولانا قاری نعیم الرحمن شیخ پوری صاحب نے ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ خطبہ جمعہ حاضری اور خطاب کے لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہا۔

③ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مرکز منہاج الاسلام میں حضرت مولانا پروفیسر محمد مظفر شیرازی پرنسپل امام بخاری یونیورسٹی سیالکوٹ نے درس قرآن دیا۔

③ ۲۷ دسمبر ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تارات گئے مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) مسلم بازار رحیم یار خان میں قرآن و سنت کانفرنس منعقد ہوگی (حلاوت) قاری اللہ دتہ (نعت) محمد یحییٰ عمیر (خطابات) رانا محمد شاہد محمدی مولانا محمد نواز حاجز قاری ثناء اللہ شاہد قصوری مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری مولانا منظور احمد اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مرزا افتخار بیگ نے انجام دیئے۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

③ ۱۰ جنوری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء وائٹا میرج ہال ایئر پورٹ روڈ سٹی رحیم یار خان زیر امارت مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خان زیر نظامت ابوطی قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان پروفیسر محمد امجد صلیحہ صاحبہ حافظہ طحزین العابدین قصوری نعت مولانا ماسر رضاء اللہ سلفی ناظم تبلیغ رحیم یار خان خطابات پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمدانکھوی مولانا محمد عمر شاکر مولانا سید بسطین شاہ نقوی۔

منجانب: ابوطی ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان

سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس

③ اہل حدیث یوتھ فورس چک پنڈی ضلع گجرات کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں 19 جنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب زیر صدارت حافظ طارق محمود بزدانی امیر ضلع منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالواحد سلفی ناظم ضلع گجرات نے مقام مصطفیٰ ﷺ پر بڑا جامع خطاب کیا۔

منجانب: صاحبزادہ قاری عبدالغفار صدیقی

صدر A.Y.F چک پنڈی، گجرات

حافظ محمد یونس طہ مینجیوٹ روزہ الہدیت کا

تبلیغی تنظیمی دورہ سرگودھا

چوہدری محمد نعیم ناظم مرکزی جمعیت الہدیت تحصیل سلاوالی ضلع سرگودھا کی خصوصی دعوت اور حافظ قاری محمد خالد جاوید محمدی صاحب کی خصوصی معاونت پر حافظ محمد یونس طہ مینجیوٹ ارکان وفد جناب حافظ محمد اشرف قمر جناب مولانا مشتاق احمد فاروقی اور جناب مولانا سید محمد یوسف شاہ 24 جنوری بروز ہفتہ بعد دوپہر مرکزی دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی سرگودھا پہنچے جہاں جناب عرفان اللہ ثنائی صاحب امیر سٹی اور محمد سعید صاحب ناظم مالیات سٹی اور کابینہ کے دیگر ارکان نے پرتپاک استقبال کیا، ظہرانہ کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی سرگودھا کے زیر اہتمام چھپنے والی تبلیغی کتب اور لٹریچر بھی پیش کیا اور سالانہ کارکردگی رپورٹ بھی دکھائی جس پر تمام مہمانوں نے تحسین کی۔ بعد ازاں وفد جناب چوہدری محمد نعیم صاحب کے ہمراہ چک نمبر 5 منگلہ پہنچا جہاں مقامی تکیل صاحب طالب علم جامعہ ستیانہ بنگلہ نے استقبال کیا اور اپنے باغ میں سیر و سیاحت کروائی۔ اس کے بعد مختلف مقامات پر زبیر امارت جناب مولانا عبدالرحمن سلفی زیر نظامت چوہدری محمد نعیم امیر و ناظم سلاوالی ترتیب دیئے گئے تبلیغی پروگرامز کے لیے روانگی ہوئی۔ جامع مسجد توحید الہدیت چک 125 شمالی میں حافظ محمد یونس طہ مینجیوٹ روزہ الہدیت جامع مسجد توحید الہدیت چک 122 جنوبی میں مولانا قاری مشتاق احمد فاروقی جامع مسجد محمدی الہدیت چک 129 شمالی میں مولانا سید محمد یوسف شاہ جامع مسجد فردوس الہدیت چک 127 شمالی میں مولانا حافظ محمد اشرف قمر جامع مسجد محمدی الہدیت چک 125 جنوبی میں قاری خالد جاوید محمدی نے خطابات فرمائے۔ تمام پروگرام بعد نماز عشاء منعقد ہوئے۔ بعد ازاں رات کا طعام و قیام محترم جناب چوہدری محمد نعیم صاحب کی رہائش پر تھا۔ ناشتہ کے بعد شہر سلاوالی روانگی ہوئی جہاں جناب میاں عبدالخالق ناظم مالیات ضلع سرگودھا کی عیادت کی گئی۔ میاں صاحب نے پر تکلف ظہرانہ پیش کیا نماز ظہر کے بعد مرکزی جمعیت الہدیت تحصیل سلاوالی کے مرکزی دفتر کا افتتاح ہوا اور سردست 25 عدد ہفت روزہ الہدیت کا اجراء کیا گیا جسے ماہانہ بنیادوں پر پڑھانے کا عزم بالجزم کیا گیا۔ پھر چوہدری محمد نعیم صاحب اپنے باغ میں لے گئے تو وہاں وفد خوب لطف اندوز ہوا جہاں مولانا حافظ غلام محمد امیر تحصیل ساہیوال بھی تشریف لے آئے اور بعد نماز عصر چوہدری محمد نعیم صاحب نے ہدایت و تحائف کے ساتھ پروقار طریقے سے وفد کو الوداع کیا۔

رپورٹ: قاری عبید اللہ معاویہ۔ مبلغ مرکزی جمعیت

الہدیت تحصیل سلاوالی۔ ضلع سرگودھا

جماعتی وفد کی امیر محترم سے ملاقات

✽ مرکزی جمعیت الہادیہ ضلع ساہیوال و پاکپتن کے وفد نے امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرکزی دفتر میں ملاقات کی جس میں دونوں اصلاخ کی جماعتی صورتحال پر گفتگو ہوئی اور بالخصوص ملکی صورتحال پر تبادلہ کیا گیا اور ضلعی انتظامیہ کا غیر مناسب رویہ زیر بحث آیا جس میں امیر محترم نے مساجد و مدارس پر موجود حکومتی یلغار کی مذمت کی اور مسئلہ کو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے سامنے پرزور انداز میں اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ وفد میں حافظ محمد ظفر اللہ خان امیر ضلع ساہیوال قاری اظہار احمد بلوچ ناظم ضلع قاری محمد یحییٰ صاحب امیر ضلع پاکپتن قاری محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع مولانا محمد زکریا زیدانی اور راقم الحروف شامل تھے۔

منجانب: قاری بلال احمد عزیز رکن مرکزی مجلس شوریٰ
0300-6909450

بینبراسن علیہ السلام پر وکرام

✽ مرکزی جمعیت الہادیہ A.Y.F سیکرٹری بنگلہ کے زیر اہتمام بینبراسن علیہ السلام پر وکرام 15 جنوری 2015ء کو 62/E.B میں منعقد ہوا جس میں مولانا حافظ زکریا زیدانی اور مولانا صادق رحمانی آف سمندری نے خطابات کیے۔

منجانب: قاری بلال شاد ناظم سیکرٹری بنگلہ

خطبہ جمعۃ المبارک

✽ مورخہ 6 فروری 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ فاروقیہ اہل حدیث نظام آباد وزیر آباد میں انجینئر محمد عبدالحق بنخراہ (آف کویت) ارشاد فرمایا گئے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: حاجی محمد شفیق کھوکھر ناظم جامعہ فاروقیہ الہادیہ وزیر آباد

ضرورت رشتہ

✽ لڑکی عمر 27 سال قد 5'7" PHd- معاشیات (زیر تعلیم) ٹورنٹو یونیورسٹی کینیڈا۔ لڑکی عمر 24 سال 5'5" تعلیم C.A. (زیر تعلیم) ٹورنٹو یونیورسٹی کینیڈا۔ انتہائی شریف معزز کاروباری گھرانہ کی بیٹیوں کے لیے امریکہ کینیڈا اور پاکستان سے ہم پلہ اعلیٰ تعلیم یافتہ رشتے درکار ہیں۔

رابطہ قاری عبدالغفور: 0301-4559652

ضرورت رشتہ

✽ بیٹی عمر ۲۳ سال مغل برادری اہل حدیث (ایم ایس سی فزکس) سائنس نیچر حاضر سروس گورنمنٹ سکول گریڈ نمبر ۱۲ کے لیے لاہور شہر گورنمنٹ الشہر اور حافظ آباد شہر سے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔

منجانب: سیف اللہ مغل 0321-4616484

مجلد ”الہادیث“ کی توسیع و اشاعت!

✽ جناب قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان نے ایک سو پچہ مزید لگوا دیا ہے۔ یاد رہے کہ جناب قاری صاحب اور مرزا افتخار بیگ صاحب امیر تحصیل رحیم یار خان اس سے قبل اپنی مشترکہ کوششوں سے پانچ صد پرچے جاری کروا چکے ہیں۔ اس طرح ان کے ذریعہ ۶۰۰ پرچے جاری ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

حرم رسول ﷺ کا نفرین

✽ مرکزی جمعیت الہادیہ یوتھ فورس تحصیل ظفر وال کے زیر اہتمام 15 فروری بروز اتوار دس بجے صبح چوندہ موٹر ظفر وال میں زیر امارت حافظ عبدالغفار رحمان امیر تحصیل ظفر وال منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: جناب مولانا عبداللہ شاد جناب قاری محمد یونس بلوچ جناب رانا محمد شفیق خان پسروری جناب میاں محمود عباس جناب ڈاکٹر الرحمن صدیقی جناب حافظ عثمان شاکر حافظ فداء الرحمن طیب۔

منجانب: اسد اللہ گل ناظم رابطہ تحصیل ظفر وال

سیرت طیبہ کو اپنانے کی ضرورت ہے

✽ 6 جنوری 2015ء جامع مسجد اہل حدیث کینگ میں جلسہ و سیرت النبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے حافظ سعید الرحمن خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث ہری پور نے کہا کہ سیرت طیبہ کو اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کی زندگی ہمارے لیے شعل راہ ہے۔ جلسہ سے غلام مصطفیٰ چوہان امیر ضلع ہری پور حافظ عبدالحق بلوچ ناظم ضلع ہری پور مرتضیٰ خان صدر اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ہری پور نے خطاب کیا۔

منجانب: حافظ محمد ابراہیم خلیل ناظم ضلع ہری پور

درخواست دعائے صحت

✽ جماعت کے خالص کارکن نوید وقار بھٹہ (مانا نوالہ) ان دنوں ٹانگ کے آپریشن کے باعث صاحب فراش ہیں قارئین کرام سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

دعا گو: محمد عمران مجاہد فیروز ڈوٹاں

خطبہ جمعۃ المبارک

✽ 9 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد اہل حدیث بلال گلی بٹنگی (گلیات) میں حضرت مولانا الیاس مشتاق صاحب امیر تحصیل ایبٹ آباد نے اصلاح معاشرہ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

منجانب: مولانا شبیر احمد سلفی صدر A.S.F ہزارہ ڈویژن

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ ”الاسلام“ ڈائری 2015ء کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈرز جلد بھجوادیں۔ گزشتہ شمارہ میں ڈائری کے اشتہار میں 2015ء کی بجائے 2014ء چھپ گیا تھا ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔
ڈائری کی عام قیمت -/350 روپے
”الہادیث“ کے معاونین کیلئے -/300 روپے
نوٹ: ڈائری وی پی نیس کی جائے گی۔ رقم آرڈر کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

رابطہ: ادارہ ”الاسلام“ ڈائری

دفتر ہفت روزہ ”الہادیث“ 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-3772025 - 055-4443265

weeklyahlehadith@yahoo.com

اظہار تعزیت

✽ (اسلام آباد) ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA، چیئر مین قائمہ کمیٹی برائے وزارت مذہبی امور و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہادیہ پاکستان، کی الہیہ محترمہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ اسی طرح ممتاز عالم دین قاری عبدالرحیم زاہد امیر مرکزی جمعیت الہادیہ کمالیہ بھی انتقال فرما گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) یاد رہے کہ مرحوم ڈاکٹر حافظ محمد انور پروفیسر بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے تیاراد بھائی تھے مرحوم اپنے علاقے کمالیہ میں الہادیہ کی پچپان تھے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی دعوت کو بڑے موثر انداز میں پیش کیا جو کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا اس سلسلے میں مرکزی جمعیت الہادیہ اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد کی صدارت میں ہنگامی اجلاس ہوا۔ اس موقع پر شرکاء اجلاس نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی الہیہ اور قاری عبدالرحیم زاہد کی وفات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت، بلندی درجات کی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنت کو قبول کر کے بشری لغزشوں پر درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو سب سے جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اجلاس میں علامہ عبدالعزیز حنیف سرپرست اعلیٰ، حافظ محمد الیاس چوہدری نائب امیر، ڈاکٹر محمد انور، مولانا عبدالرؤف، ڈاکٹر طاہر محمود، چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم، حافظ عبد الرشید ناظم مالیات، قاری ظہیر احمد، ایم این اے سلفی ناظم رابطہ، چوہدری محبوب احمد دیگر شریک تھے۔

منجانب: ایم این اے سلفی (پریس سیکرٹری)

انا للہ وانا الیہ راجعون

قاری عبدالرحیم زاہد انتقال کر گئے!

◉ کمالہ: 28 جنوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق ناظم ممتاز عالم دین مولانا قاری عبدالرحمن زاہد طویل علالت کے بعد 63 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے جماعتی مسلکی اور تبلیغی طور پر بڑی سرگرم زندگی گزاری۔ آپ مستند حکیم بھی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ آج صبح دس بجے کمالہ میں ادا کی گئی۔ امامت کافریتہ شیخ الحدیث مولانا محمد یونس بت (جامعہ سلفیہ فیصل آباد) نے ادا کیا۔ جنازہ میں شیوخ الحدیث علماء کرام جامعہ مامون کالج کے اساتذہ اور طلبہ سیاسی و سماجی کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ ادارہ جہاں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے وہاں پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔

تقریرت کے لیے رابطہ نمبر حافظ جہانگیر صاحب

0302-6511419-0301-7283799

◉ مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر اوکاڑا کے سابق امیر الحاج چوہدری عبدالحق ۲۱ جنوری کو ۹۱ سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۲ جنوری صبح ۱۰ بجے ان کی نماز جنازہ میں جماعت کے ذمہ داران اساتذہ و طلبہ جماعتی احباب تمام مکاتب فکر سمیت کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم دارالحدیث کے بانیوں میں سے تھے۔ عرصہ دراز تک شہر اوکاڑا کے امیر رہے۔ شیخ العجم والعرب پیر بدیع الدین راشدی کے عقیدت مند تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین! پوری جماعت ان کے اس غم میں شریک ہے۔ رابطہ کے لیے بیٹے ضیاء الحق کا نمبر 0321-6966585

شریک غم: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑا

◉ مولانا عبدالرحمن چیمہ کی اہلیہ محترمہ 12 جنوری 2015ء کو بقضاے الہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن کی نماز جنازہ حضرت مولانا محمد رفیق اثری محدث جلاپوری نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علاقہ کے معروف علماء شیوخ الحدیث جماعتی احباب اور سیاسی رفقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین کرام! مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

شریک غم: اساتذہ و طلباء دارالحدیث محمدیہ جلاپور پیر والا ضلع ملتان

◉ مولانا حجاج اللہ صدیقی مفتی محمد یوسف قصوری پروفیسر سلیمان خاں کی خوشدامن مولانا حکیم نذیر احمد ڈھولن والے کی اہلیہ محترمہ قضاے الہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ ۲۳ جنوری بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد الفتح اہلحدیث گوجرانوالہ میں حافظ عبدالسلام بھٹو نے پڑھائی۔ قبر پر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ سندھ کے امیر مفتی مولانا محمد یوسف قصوری نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں جماعتی رہنما ذمہ داران علماء کرام احباب جماعت اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔

شریک غم: صاحبزادہ ابوعضا و حجاج اللہ صدیقی ناظم نشر و اشاعت سنی گوجرانوالہ 0321-6465017

◉ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر حاجی عمر سعید انصاری دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ جنہیں نماز جنازہ کے بعد کبوتران والا قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرکزی جمعیت تحصیل گوجرہ کے سرپرست مولانا عبدالقادر عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرکزی جمعیت تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن مولانا عبدالقادر عثمان ملک محمد اسلم آزاد حافظ محمد اسلم جٹ میاں محمد افضل محمد سرفراز حسن نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیرت مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

شریک غم: محمد سرفراز حسن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

◉ گزشتہ دنوں اہلحدیث بھٹہ فورس وزیر آباد کے کارکن محمد اعظم وزانج کی ہمشیرہ اور انجینئر محمد عبدالحق بھٹہ کی تانی وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین!

منجانب: حاجی محمد شفیق کھوکھڑ ناظم جامعہ فاروقیہ اہلحدیث وزیر آباد

◉ جماعت کے سرگرم کارکن مرزا محمد آصف کی بڑی بیٹی اور حافظ مرزا محمد عاصم کی بیٹی گزشتہ دنوں قضاے الہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کو واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ جناب حافظ محمد امین محمدی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں قاری ابوبکر عثمانی، محمد ارشد مغل، حافظ محمد اعجاز عثمانی، قاری قمر دین عثمانی، دیگر علماء کرام و افسران کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

دعا گو: حافظ محمد رفیق وزانج نمائندہ ”اہلحدیث“ گوجرانوالہ

◉ قاری محمد ارشد امیر تحصیل فیصل آباد کی خالہ مورخہ 12-12-2014 بروز جمعۃ المبارک کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ

وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مولانا محمد طیب مغاڑ صاحب نے پڑھائی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث بھٹہ فورس فیصل آباد کے بہت سے کارکنان و ذمہ داران نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

شریک غم: میاں محمد طیب ناظم دفتر مرکزی فیصل آباد
◉ گزشتہ دنوں شیخ کلیل احمد کے والد محترم شیخ نذیر احمد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ حافظ مسعود احمد سلفی نے پڑھائی جس میں ہر طبقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔

منجانب: قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پورنی سیکلکوت
◉ پچھلے دنوں چوہدری عاشق حسین (جید کے والے) وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے تھے اور سرگرم کارکن تھے۔ ان کی نماز جنازہ قاضی عبدالرشید ارشد (جانبہ والے) نے پڑھائی۔ جنازے میں دینی سیاسی اور کارکن بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔

شریک غم: شبیر احمد عثمانی۔ حافظ آباد

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

فوری بلیک پر خصوصی رعایت

حج و عمرہ سروسز میں با اعتماد نام

لائسنس نمبر 5282

عمرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین انزکنڈیشن ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیر ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

دینی، ملائیشیا اور سنگاپور کے وزٹ ویزے

14 21 28 دن کے معیاری پیکیج

جیٹ ایگریگٹ

0322-6662333
0302-4580611

حافظ عبد الحفیظ مدنی

مینجر: حماد مدنی
0333-4005913
042-37506747

آفس نمبر 8 فرسٹ فلور، 25-ابرار سٹریٹ وحدت روڈ لاہور

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادک	ورق تندر	خم خرقہ
آب بکری	آب لیم	شہد خالص	مکھن شیر	دھندلی
زعفران	مردارید	ورق طلاء	کھجور	دھندلی
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	خمرہ دو	ورق بقری
سندل سفید	طباشیر	آدہ	دوم مہاجان	مغز تندر
کل دہی	الایچی خورد	کمر باشی	بکین سرخ	

پاکستان

بھرمیں

فری

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

فیصل FOODS سٹار بلائیڈ ڈی گرو انڈسٹریز کالونی فیصل آباد

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

12133 کا کسیر مرکب



☆ خوشگوار زندگی کے لحاظ مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگر موتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مٹھلی	جلوتری	ج	مغز بنولہ	سگھاڑا	کشت چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الایچی خورد	پنچ کا کچ	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لوگ	ماکس	الایچی کار	پنچ عشق پنچ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند ککیر	جز موٹک	ترنجبین	ماچھر	
مغز چانوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	آہن سفید	گوند تیرہ	

یا قیوم

مرا بخش غواہتہ

یا قیوم

MVC

قانونی طریقہ سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تبلیغی دورہ یا
سیر و تفریح کیلئے جانیوالے حافظ قرآن اور عالم دین
خواتین و حضرات ویزہ کی مکمل راہنمائی کیلئے رابطہ کریں۔

زیر نگرانی شاعر اسلام مولانا ندیر احمد سبحانی صاحب آف لاہور

شیخ سیف الرحمن (ویزہ ایڈوائزر)

muhammadvivaservice@gmail.com

ONLY FOR ENGLISH COUNTRIES

محمدی

ویزہ

کنسلٹنٹ

نام ہے تجربے کا

ہمارا تجربہ آپ کی کامیابی انشاء اللہ

0301 8446829

کوڑھ و پندریہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک ٹاسٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر

7001 0101053034

ٹیلی نار، ایزی پیسہ

ٹاسٹیل عبدالکریم بھٹی

اکاؤنٹ نمبر

0321-75451197

0345-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء رئیس کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کہ مایاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالائے پیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کوڑھ و پندریہ کے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میراظمی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب و الجراحت مستند درجہ اول ہوں 2 یوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ پیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کوڑھ و پندریہ کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹری سے چائیں چیک کروائیں۔ ہمارے 15 روزہ کوڑھ و پندریہ درج ذیل ہیں

اعضاء کا پھٹنا	پتھری	شوگر	گنگرین	بے اولادی	کمر درد	دہلاہن	مہیا ٹاسٹس
کالی کھانسی	سسل بول	اولاد زینہ	بواسیر	دعج المفاصل	ھجج و کراز	بال سفید ہونا	استقامت
چکی	سوکڑا	بول بتری	خونی پیشاب	تھجج المفاصل	مہرے مل جانا	بال چر	کمی ہارمونز
آنسو کے دھم	چٹنل	بولنا بند ہونا	امراض مردانہ	گھٹھیا	الرجی	بال گرنا	ہیموفیلیا
سکڑھنی	موٹا پا	قسطی بول	امراض زنانہ	نقرس	برص	گنجاہن	کمی حیوانات
خروج الاعضاء	ادجائی	پراسٹٹ گلیڈرز	انھرا	عرق النساء	ریو لیاں	کمی خون	عنانت

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی صیب آباد (وال رادھارام) تحصیل بتوکی ڈویژن لاہور 0313-7545119



جہانگیر

15 سال سے اللہ کے مہم نواں عمل

کانونی بینک کے ساتھ ساتھ 3-4-5 ٹارگٹ بھی دستیاب ہیں۔

چف ایگزیکٹو
0300-4619266
0321-4619266

0336-4236117

0323-4315701

60-A سائون کلاونی پیکو روڈ نزد امتیاب اربانی سکول کوٹ لکھنؤ
042-35943765
042-35943766
Email: astawana.hajj@yahoo.com

دینی علمی سیاسی ثقافتی ادبی و سائنسی معلومات پر مشتمل عالمی اردو نشریات

ہیڈ آفس: شعبہ اردو، ریڈیو سعودی عرب جده سعودی عرب پوسٹل کوڈ #21161

Ur@saudiradio.net.sa ☀ Ur@moci.gov.sa ☀ Wwww.rsaurdu.net

ریڈیو فریکوئنسی 21 میٹر بینڈ پر شارٹ ویو 13.775 میگا ہرٹز SW13775MHz

اوقات کار برائے پاکستان دن 05:00PM سے 08:00PM، سعودی عرب 03:00PM سے 06:00PM

ہندوستان 05:30PM سے 08:30PM بنگلہ دیش 06:00PM سے 09:00PM

گھریلو حالات درست کرنے
اور بچوں کی پرورش پر مشتمل پروگرام

مسلم گھرانہ

آداب و اوقات پر مشتمل دعائیہ پروگرام
اللہ کے بندے ہو، اللہ ہی کو پکارو

آج کل کی مشہور موضوع
منکر و آیات پر مشتمل پروگرام
یہ حدیث نہیں ہے

دینی سیاسی، ثقافتی، معلوماتی و اقوال و رویوں
ایک گھنٹہ اشعار اور مقالوں پر مشتمل

سامعین کے ساتھ

مسجد الحرام اور مسجد نبوی شریف کے
خطبات اور اردو ترجمے کے لیے سنیں

خطبات حرمین

شرک و بدعات کی پہچان پر
صحیح مسلمان کیسے بنیں

دین میں انتشار پھیلانے والوں اور
اسلام پر الزامات لگانے والوں پر مشتمل پروگرام
ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں

نبی کریم ﷺ کی سیرت و حیات پر
مشتمل پروگرام
مشعل راہ

عبداللطیف: پتہ RSA منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان PC56000

موبائل +92-0315-7524522, 0334-7862245

ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال کی نو منتخب قیادت

فضیلۃ الشیخ

صاحب

حافظ
طفہ اللہ خاں

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال

فضیلۃ الشیخ

صاحب

عبدالرشید راشد

سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال

حضرت مولانا قاری

عذیل

صاحب

امجد فاروق

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال

نوجوان قیادت

بلوچ

صاحب

اظہار احمد

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال

کودلی مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب

میاں محمد اسلم جوئیہ نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

مرزا محمد یوسف عابد ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال قاری محمد شبیر انجم ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ساہیوال

قاری محمد حسن سلفی جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال قاری عبدالقدوس قدوسی حافظ سعد امجد جوئیہ

تقديم

جمعية اهل الحديث
المركزية باكستان
وكافة أعضائها

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ



بخالص العزاء وأصدق المواساة

وإلى صاحب السمو الملكي

الأمير / مقرر
بن عبدالعزيز آل سعود
ولي العهد ونائب رئيس مجلس الوزراء

وصاحب السمو الملكي

الأمير محمد بن نايف
بن عبدالعزيز آل سعود
ولي ولي العهد والنائب الثاني
لرئيس مجلس الوزراء ووزير الداخلية

إلى مقام خادم الحرمين الشريفين

الملك سلمان
بن عبدالعزيز آل سعود
بمناسبة تولي مقامكم السامي هذا المنصب العظيم

في وفاة

خادم الحرمين الشريفين

الملك عبد الله
بن عبدالعزيز آل سعود

وإلى أصحاب السمو الملكي الأمراء والأسرة
المالكة الكريمة والشعب السعودي النبيل

سائلين المولى عز وجل أن يتغمدهم الفقيه بوسع رحمته وأن يسكنه الفردوس الأعلى من الجنة
وأن يجزيه خير الجزاء على ما قدمه لدينه ووطنه وللأمة الإسلامية -- إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

الدكتور حافظ عبد الكريم

الأمين العام لجمعية اهل الحديث المركزية باكستان

(بروفيسر) ساجد مير

الرئيس العام لجمعية اهل الحديث المركزية باكستان



تقدم

جمعية اهل الحديث المركزية باكستان
وكافة أعضائها

بأصدق التهاني وأجمل التبريكات



وصاحب السمو الملكي
الأمير محمد بن نايف
بن عبدالعزيز آل سعود

ولي ولي العهد والنائب الثاني لرئيس مجلس الوزراء ووزير الداخلية

وإلى أصحاب السمو الملكي
الأمراء والشعب السعودي النبيل

إلى مقام خادم الحرمين الشريفين
الملك سلمان
بن عبدالعزيز آل سعود

بمناسبة تولي مقامكم السامي هذا المنصب العظيم

وإلى صاحب السمو الملكي

الأمير / مقرن
بن عبدالعزيز آل سعود

ولي العهد ونائب رئيس مجلس الوزراء

سائلين الله تعالى أن يكون عهدكم الميمون خير عون وبركة للشعب السعودي الكريم والإسلام
والمسلمين في جميع العالم وأن يؤيدكم ويسدد خطاكم وأن يحفظ خادم الحرمين الشريفين وإخوانه
وأعوانه وبلاده من كيد الماكرين وشر الحاسدين إنه قريب مجيب.

الدكتور حافظ عبد الكريم

الأمين العام

لجمعية أهل الحديث المركزية باكستان

(بروفيسر) ساجد مير

الرئيس العام

لجمعية أهل الحديث المركزية باكستان

بسم الله الرحمن الرحيم